میں حسین محمد سجاد بدرٹینڈ ورکر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ ادارہ برائے نابینا بچے ایبٹ آباد
محکمہ کا شکر گزار ہوں، خصوصاً سپرنٹنڈنٹ ادارہ ہذا، محمد عادل خان صاحب
جنہوں نے اب تک کی کاروائی میں بہر حیثیت میرے ساتھ تعاون کیا اور عدالتی حکم
بحوالہ سروس ٹریبونل Service Tribunal خیبر پختونخواہ کیمپ
کورٹ ایبٹ آباد میں دائر شدہ میری اپیل نمبر 219/2017 کے عدالتی
فیصلہ پر عمل درآمد کے سلسلے میں آج مورخہ: 11/08/2020 کو جو بہ سپرنٹنڈنٹ
صاحب موصوف اور ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ہمراہ
انکوائری آفیسر اور جونیئر کلرک ارشاد احمد کی موجودگی میں ابتدائی سماعت
ہوئی جس میں پہلے سٹاف کو اور پھر مجھے الگ الگ سنا گیا پھر جس پر توجہ
دلائی ہے کہ عدالت نے سب کو آمنے سامنے بٹھا کر جرح کا موقع دیا جائے
اور ہر بیان آن کیمرہ ریکارڈ ہو، بہتر المقر میرے بیانات جو سٹاف
کی جانب سے دیے جائیں ان پر مجھے انکوائری آفیسر و گواہان کے
روبرو مکمل میری جرح کا موقع دیا جائے جس کے بعد مسئلہ ہذا بالآخر
جبری طور پر تسلیم کیا گیا اور طے پایا کہ مجھے Cross Examini

کردیا گیا کہ تحریری بیانات بشکل پرنٹ شدہ / PDF اور

ویڈیو ریکارڈنگ فوری طور پر بعد از جرح ساتھ ساتھ فراہم کی

جاتی رہیں گی تاکہ بیانات میں کوئی ردوبدل کا امکان نہ ہو۔

جبکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ مدعی اگلی سماعت پر وہ دستیاب ریکارڈ

بشکل DVD جو کہ میرے دفاع میں ہے جو کہ تحریری شکایات سے علاوہ

~~Audio & Videos~~ ثبوتوں کے علاوہ ان سکرین شاٹس پر

مشتمل ہے جو میں بشکل Email شکایات اپنا نام لکھ کر وقتاً

فوقتاً مجاز اتھارٹی کو ارسال کرتا رہا۔

جبکہ مذکوران جو کہ بوقت ابتدائی سماعت سپرنٹنڈنٹ آفس میں موجود

تھے نے بعد ازاں یہ تسلیم کیا کہ ان کے اور میرے درمیان بھی کوئی

تنازعہ نہیں رہا۔

جبکہ مدعی مقابل کو صرف مطابق چارج شیٹ کا جواب 15 دن میں

جمع کروانا تھا جو کہ بوجہ نا اہلیاں از خود پیشی سے قاصر ہوئے کی بنا پر

مدعی مقابل کسی سے ...

ایاز کے غلام بن چکے ہیں اگر وہ کہے دن ہے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ دن ہے اور اگر وہ
کہے کہ رات ہے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ رات ہے۔ نہ صرف ملازمین بلکہ افسران بھی
برائے نام ہیں اور ان کی بھی یہی حالت ہے۔ ادارہ میں کامیاب ہونے کے لیے ایاز کی خوشنودی
ضروری ہے خصوصاً ادارہ کے پہلے انچارج اور معمار اول جناب الیاس صاحب کی چند
کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایاز نے سٹاف کو بلیک میل کر کے اپنے ساتھ ملا لیا
اور بالآخر ان کو نکلوانے میں کامیاب ہو گیا جنہوں نے ادارہ کی بہتری کے لیے اور معذور
افراد کو اوپر اٹھانے کے لیے وہ یادگار کام کیا جس کی مثالیں آج ان کے مخالفین بھی دیتے ہیں مگر
مذکورہ واقعہ کے بعد ایاز کا رعب و دبدبہ افسران پر چھا گیا جو معذور افراد کی خدمت
کے نام پر لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا ہے اور تنظیم کا بھی غلط استعمال کرتا ہے۔ PAB پر
قابض ہونے کے بعد یا تو یہ اقتدار سے جاتا ہی نہیں اور اگر مجبور آ جانا بھی پڑے تو اپنے کسی
کٹھ پتلی کو نام نہاد عہدہ دلوا کر اسی سے کام لیتا رہتا ہے اور یہ لوگ معذور افراد کے
نام پر مختلف تقاریب منعقد کر کے بڑی بڑی شخصیات خصوصاً سیاستدانوں کو
ان میں مدعو کر کے انہیں جعلی ووٹوں کا لالچ دے کر بھی اپنی طرف توجہ مبذول کروا لیتے ہیں
نوٹ: تنظیم سازی کیلئے کم از کم 70 ارکان ضروری تھے جو 1986ء میں ان کے پاس مطلوبہ تعداد
تھا ہی نہیں۔ اللہ بھلا کرے الیاس صاحب کا جن کی شبانہ روز ~~[illegible]~~ محنت اور کوشش سے
گھر گھر جا کر اور مختلف پروگراموں کے ذریعے تلاش کر کے اور شعور و آگاہی دے کر
نابینا افراد کو آہستہ آہستہ اس طرف راغب کیا گیا اگرچہ اس وقت بھی معذور تنظیم کی بنیاد
جعلسازی پر رکھی گئی جیسے محکمہ سوشل ویلفیئر نے ولی بھائی سے رجسٹر کروایا
اور ان لوگوں کا ریکارڈ اور ممبر اب منہ بولتا ثبوت ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ یا تو فوت
ریٹائر ہو چکے اور کچھ ریٹائرمنٹ کے قریب ہیں بہرحال اس جعلی تنظیم
سے حکومت اور میڈیا خواہ مخواہ مرعوب ہو جائے

2۔ یہ کہ سردار محمد ایاز نے پڑھے لکھے لوگوں کا راستہ روکنے کے لیے تنظیم کو غلط
استعمال کرتے ہوئے یہ قانون بنوایا کہ محکمہ ہذا میں کام کرنے کے لیے نابینا پوسٹ پر
کسی نابینا ادارہ کا کم از کم کے سال تجربہ کا سرٹیفکیٹ لازمی ہے حالانکہ
نابینا ادارہ جات کی حالت اتنی خراب ہے کہ یہ لوگ جعلی اسناد یا امتحانات غلط کر کے جاری کرتے ہیں

کہ قانون کو نہ ماننے اور اس سے بغاوت کے مترادف ہے بلکہ شریعت کو بھی نعوذ باللہ کھلم کھلا چیلنج ہے۔

جناب والا! اگر قانون غلط ہو اس کو بھی بدلنے کا ایک طریقہ موجود ہے مگر شریعت کے اصول تو حتمی، قطعی اور اٹل ہیں جن کی بھی پرواہ نہ کرتا ہوئے یہ لوگ کہتے تھے کہ کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ ہمارے کیا مسائل ہیں؟ اور نہ ہی دنیا کا تجربہ ہے لہٰذا ہم کوئی بھی فیصلہ اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے۔

جناب والا! اللہ تعالیٰ کی ذات جو عالم الغیب ہے سب سے حکیم و دانا ہے اور تمام خوبیوں کی حامل ہے۔ کیا اُسے بھی معلوم نہیں؟ اُس نے جو اپنے آخری نبی ﷺ کو جو شریعت دے کر بھیجا کیا اُس کا تجربہ ان لوگوں کو کچھ پاس نہیں ہے بھی نہیں۔ ان لوگوں نے اپنی مرضی سے فیصلوں بالخصوص مرضی سے شادی کو ایک عیب بنا ہوئے تنقیص شروع کر دی اور ہم ہمیشہ ہر ایسے شخص کو بدنام کرتے ہیں جو ایسا سوچے بھی یا عائلی زندگی میں ایسا ہونے کی صورت میں ڈسٹربنس (Disturbance) کی صورت میں طلاق دے یا ایسی کوئی بات کرے۔

پہلے دن سے ہی شمشاد بیگم نے والد صاحب سے کہا کہ اس کی شادی نہ کروائیں اور ایسے دھوکے میں رکھے ہوئے ٹالتے رہیں کہ ہم فلاں جگہ کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ ویسے بھی بچہ ہے حالانکہ جب 16-5-2008 کو میری تقرری ہوئی تو اس وقت میری عمر 24 سال تھی۔

18۔ شمشاد بیگم نے مجھے تنخواہ سے بھی محروم کیے رکھا جب تک وہ یہاں رہی اس طرح مختلف حربوں سے مجھے تنگ کیا گیا جن کی تفصیل سیکرٹری سوشل ویلفیئر کے نام میری 300 تین سو صفحات پر مشتمل ایک درخواست میں بیان ہوئی۔

19۔ یہ کہ سردار محمد ایاز کسی بھی پڑھے لکھے شخص کو ادارہ میں برداشت نہیں کرتا اور نہ ہی ملازم ہونے کے باوجود ادارہ کا عملاً بادشاہ بنا ہوا ہے اور ادارہ ہذا میں وہی ہوتا ہے جو یہ شخص چاہتا ہے۔ یہ لوگ خدا سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا ایاز سے ڈرتے ہیں اور باوجودیکہ ادارہ کے بعض اساتذہ مثلاً سعادت علی خان صاحب وغیرہ ایاز کے استاد رہ چکے ہیں مگر ملازم اب

کوئی بھی الیکشن لینے کے لیے تیار نہیں جس کے اس کرپٹ مافیا کے سرغنہ مذکورہ سردار برادران کے ساتھ بڑے گہرے اور دیرینہ تعلقات ہیں جن کے خلاف کوئی بھی بولنے کی جرات نہیں کرتا نیز اس کمیونٹی کے افسران بھی اس کے حامی ہیں اور ڈائس ملٹو ریٹ میں اس کا اثر رسوخ ہے۔

15- یہ کہ جب یہ لوگ جب پھنسنے لگتے ہیں تو پھر میری بھرتی کا ذمہ دار ڈی سی او (D.C.O) کو قرار دیتے ہیں حالانکہ شمشاد بیگم کا ٹیلیفونک ریکارڈ اور دیگر ثبوت موجود ہیں۔

16- کیا سردار محمد ایاز میری اس بات کو حلفاً جھٹلا سکتا ہے جو کہ میں مذکورہ بالا حلفیہ الفاظ دہراتے ہوئے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر میں جھوٹ بولوں میری بیوی کو طلاق ہو اور مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو اور قرآن اٹھا کر یہ بھی کہتا ہوں اور یہ بھی ایسا کر کے میری بات کو جھٹلائے کہ کیا اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک تمہاری سرکاری نوکری نہ ہو تمہاری شادی نہیں ہو سکتی جیسا کہ خورشید صاحب مجھ سے بڑے ہیں اور میں چھوٹا ہوں مگر چونکہ میری سرکاری ملازمت ہے تو میرے بچے بھی ہو گئے ہیں اور خورشید صاحب غیر شادی شدہ ہیں کیونکہ سرکاری ملازمت نہیں۔ چنانچہ مجھے بھی دیگر نابینا افراد کی طرح بہت ڈرایا گیا اور سرکاری ملازمت پر مجبور کیا گیا اب یہ لوگ کس طرح خود کو بری الذمہ قرار دے سکتے ہیں؟ جو میری ملازمت کے بعد ادارہ میں فساد ہوا اس کے ذمہ دار یہ لوگ خود ہیں۔

17- یہ کہ بعد ازاں شمشاد بیگم نے خود کو میری محسنہ قرار دیتے ہوئے میرے ہر معاملے میں غیر ضروری مداخلت کا جواز بنا کر ایسا ماحول پیدا کیا اور یہ تاثر دیا کہ وہ اور میرے والدین ہی لوگ دنیا میں سب سے زیادہ میرے خیر خواہ ہیں اور صرف یہی میری بہتری چاہتے ہیں اور کوئی نہیں۔ نعوذ باللہ اللہ اور رسول بھی نہیں اور قانون بھی نہیں۔ مجھے شریعت اور قانون کے عطا کردہ حقوق سے بھی دستبردار ہونے پر مجبور کیا گیا اور ایک عاقل بالغ شخص کو اپنی شادی سمیت ہر معاملہ کا فیصلہ اپنی پسند اور مرضی سے کرنے کا جو حق حاصل ہے تو ان تمام حقوق سے بھی مجھے محروم کر دیا گیا جو نا صرف یہ

من سائل کا نام ذوالفقار سے اوپر ہے تو انہوں نے فوراً ڈی سی اور D.O سوشل ویلفیئر
ایبٹ آباد کے دفتر کال کر کے (call) سختی سے تلقین کی کہ بالکل میرٹ پر کام کیا جائے
اور کسی کی بھی حق تلفی نہ کی جائے

13- یہ کہ میرے مخالفین خصوصاً مذکورہ سردار محمد ایاز ولد محمد اسلم کے بھائی سردار
تنویر احمد ولد محمد ریاض کا کہنا ہے کہ میرٹ لسٹ میں مذکورہ ذوالفقار
کا نام اوپر تھا جو کہ شمشاد بیگم نے کاٹ کر من سائل کا نام لکھا یہ بات تحقیق طلب ہے۔

14- یہ کہ بعد ازاں جب شمشاد بیگم نے من سائل کو بلیک میل کرنا اور ناجائز تنگ و پریشان
کرنا شروع کیا انہیں کرپشن کے اور لاقانونیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیے
جس کے خلاف من سائل نے مختلف فورمز (Forums) پر آواز اٹھائی تو میرے خلاف منفی
پروپیگنڈہ کیا گیا کہ مذکورہ شمشاد بیگم نے من سائل کے ساتھ بڑی نیکی کی اور کام نہ
آنے کے باوجود کام پر لگا دیا حالانکہ یہ نیکی نہیں ایک گناہ عظیم ہے
مجھے کام آتا ہے یا نہیں اس سے قطع نظر ان لوگوں کا خود اپنا گناہ تسلیم کر لینا
ان کی کرپشن اور لاقانونیت کا کھلا ثبوت ہے جو نہ صرف شمشاد بیگم نے مجھے
ٹیلیفون کالز پر ایسی باتیں کر کے بلیک میل کیا بلکہ لڑاکوں سمیت جس جس
فورم (Forum) پر من سائل کے خلاف اپنا یک طرفہ اور مذکورہ پر لگے
پروپیگنڈے پر مشتمل ریکارڈ پیش کیا اس میں ان افسران نے اپنی منفی فائل میں
میرے خلاف اس طرح کے کاغذات بھی بھیجے کہ من سائل کو ٹائپنگ کا کام جس کیلئے
من سائل بھرتی ہوا نہیں آتا۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ شمشاد بیگم کے بعد صاحبزادہ شمس الرحمان
ادارہ کا انچارج بنا جس کا کزن سابق سیکرٹری سوشل ویلفیئر یعنی فضل اصیل عبدالمجید تھے
اور سابقہ وزیر برائے سماجی بہبود مشتاق ایاز بھی اس کے گاؤں کی تحصیل کے تھے کہ
ایک افسر کا منہ زور قدرتی سال ہوتا ہے مگر اس نے آتے ہی یا سال لگا دیا مگر اس سب کچھ کے
باوجود نہ تو مجھے نکالا اور جب تک میں تھا ان کے خلاف کچھ نہیں کیا انہوں نے اس بات کو
دبانے دکھا دیا حالانکہ ایسے شخص کو پیسہ سے بھرتی ہی نہیں ہونا چاہئے اور اگر بھرتی ہوا تھا تو
نکال دینا چاہیے اور بھرتی کرنے والے کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیے مگر شمشاد بیگم کے خلاف

کیا یہ حلفاً ان باتوں کو جھٹلا سکتی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہوا تو اس کی واحد وجہ میرے والدین اور مذکورہ شمشاد بیگم ہے جن کے رویّے سے مایوس ہو کر مذکورہ کو دل کا دورہ پڑا اور وہ جانبر نہ ہو سکا۔

15۔ یہ کہ مذکورہ شخص ایاز وغیرہ کے علاقے کا تھا اور غیر قانونی طور پر بالغ ہونے کے باوجود نابالغوں کے ادارے میں زیر تعلیم تھا اور غیر قانونی طور پر جماعت دوئم سے نکالے گئے کے باعث پانچ سالہ دورے کا تجربہ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے میٹرک کرنے کے بعد اس پوسٹ کے لیے نام نہاد اہل بنتا تاہم اسے مذکورہ کام میں شاید اس وقت من سائل سے زیادہ مہارت تھی اور وہ لڑکوں میں سب سے بڑا ہونے کے باعث اور میرا سب سے چھوٹا ہونے کے باعث میرے ساتھ نہایت مہربانی اور شفقت سے پیش آتا تھا اور میرا بہت خیال رکھتا اور مجھ سے اپنے لیے دعا کرواتا تھا جس کے سابقہ احسانات کی بنا پر میں اپنی جگہ اسے دینا چاہتا تھا مگر شمشاد بیگم اور والدین نے مجھے ایسا کرنے نہ دیا چونکہ یہ بھی مذکورہ ایاز وغیرہ سے میری دشمنی کی وجہ تھی۔

16۔ یہ کہ من سائل کے والدین نہایت سادہ لوح تھے کہ جنہیں اپنے مزموم ارادوں مذکورہ ذوالفقار سے کہنے لگے کہ اسے کمپیوٹر کا کام سکھاؤ چونکہ میں ان مقاصد یوں انہیں میری گویا ایک کمزوری مل گئی اور انہوں نے ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا کہ من سائل کو کمپیوٹر کا کام نہیں آتا حالانکہ میں انہیں لوگوں کے زیر سایہ طالب علم رہا ان لوگوں نے مجھے مذکورہ کمپیوٹر ورک میں پاس کر کے پانچ سالہ تجربہ کا سرٹیفکیٹ دیا اور میرا انٹرویو کروانے والی کمیٹی میں ایسے سٹاف کے لوگ شامل تھے۔

17۔ یہ لوگ خفیہ طور پر اس وقت کے ضلعی ناظم بابا حمید زمان مرحوم سے ملے اور میرے خلاف منفی پروپیگنڈا کیا جس کی خبر کسی طرح مذکورہ شمشاد بیگم کو ہو گئی تو اتفاقیہ ملاقات کے موقع پر اس نے مجھے اور والدہ کو فوری طور پر ناظم اعلیٰ کے پاس جانے کو کہا اور یہ بھی کہا کہ آپ ان سے یہ کہیں کہ سب کا اور من سائل کا مقابلہ کروالیں کون زیادہ لائق ہے یہ چیلنج میں آج بھی ان لوگوں کو ہے۔

جب ہم بابا حمید زمان مرحوم صاحب کے پاس پہنچے اور یہ بھی بتایا کہ میرے ٹیسٹ

من سائل کو ادارہ کا ایک اچھا اور ہونہار طالب علم قرار دیا جاتا رہا مگر
افسوسناک طور پر مجھے عدالتوں میں یہ ثابت کرنے کا موقع نہ دیا گیا جس کی بڑی وجہ
اور جس میں بہتری کا دور ہی بد قسمتی سے میرے اپنے ہی وکلاء تھے جو کہ ایک طویل موضوع ہے۔
اور جج صاحبان بھی مجھے یہی کہتے رہے کہ وہ صرف اس نمبر والے الزام تک ہی
محدود رہیں گے جو مجھ پر مفتی الغیب کی جانب سے عائد کیا گیا جس کی
تفصیل ان شاء اللہ آگے چل کر بیان کروں گا۔

اب بھی جب یہ لوگ پھنس جاتے ہیں تو میری تعلیمی برتری اور قابلیت کا
اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

9 یہ کہ یہ لوگ من سائل کی ذہنی اسیری اور اچھے دماغ کے معترف رہتے ہیں
اور فرجانہ طالب علم ہی سے ان کو میری ذہنیت کا خوب خوب اندازہ تھا
چنانچہ میری تقرری کا علم مجھ سے پہلے ہی منظر کو ان کو ہو گیا اور خود
من سائل کو بعد ازیں شیخ فنون کمال ایاز کی زبانی اس کا علم ہوا
تو اس نے یوں کہا یہ بات تھی (اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا
(میں لوگ وہی جہاں میں اچھے آتے ہیں جو کام دوسروں کے)
چنانچہ تمہاری تو تعلیم بھی زیادہ ہے کہ یہاں پھنسنے کا کام تمہارا ہے لہذا سب جانتے ہیں کہ
تم کسی اور جگہ بھی لگ سکتے ہو اور ہم اس کے لیے بھرپور کوشش کریں گے
اگر یہاں ہم نے لگانا ہی ہوا تو عبدالباطن صاحب الافغانی [redacted] (اور عربی) کیس پر دوبارہ
کسی پوسٹ پر ویسے بھی خالی ہونے والی ہے۔ اب اس کے عمر کا اندازہ طور پر بھی 15
سال ہونے والی ہے وہ قانونی طور پر اپنا منصب سے انکار بھی نہیں کر سکتا
تم اس کی جگہ آ جانا۔ (۲۰۰۲)
ذوالفقار کی تعلیم بھی اتنی نہیں اور اس کی عمر بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے اب اس کی بھی
بھرتی کا آخری چانس ہے اور تم مزید تعلیم حاصل کر بھی سکتے ہو اگر تم اس کی جگہ قربانی
دو تو اس کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے
جناب والا یہ لوگ جو اب من سائل کو مکار اور رذیل صفت [illegible] قرار دیتے ہیں تو
کیا ان اوصاف کا حامل اپنے دشمن کے لیے اپنا نرم گوشہ رکھ سکتا ہے جس کے [illegible] اٹھایا گیا

میرے علاوہ دیگر معذور بہنوں بھائیوں کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے
اور صرف مذکورہ تین تندرست بہن بھائیوں کے وجود کو ہی تسلیم کیا جاتا ہے
اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے والدین کے صرف تین بچے ہیں یعنی ایک بیٹا اور دو بیٹیاں
جو کہ تندرست ہیں مگر مسماۃ شمشاد بیگم اپنے ہی اولاد جس کی وجہ
میسر ہوا اٹھتین کیسے دولت یا پالیسی اور نابینا افراد کی تحریک اور ضروریات
نیز بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہوئے اس سب کچھ کے باوجود
ہمارے والدین کی جائیداد سے طرف داری کر رہے ہیں مگر انہیں اس فعل سے
منع کرنے کی بجائے کہا کہ تم بھی کہ من سائل کی تعلیم و غیرہ سے بچنے کیلئے
جھوٹ کہ یہ باتیں کیا کریں اور اس کے سامنے یہ باتیں نہ کیا کریں جو کہ مذکورہ
شمشاد بیگم اور اس کے حواشیوں کو غلط ثابت کرنا اور والدین سے متعلق طرح
کرنے کیلئے ایک بہن نقطہ لگاتی ہے کسی بھی ادارہ میں کام کرنے کیلئے اس
کے اغراض و مقاصد قواعد و ضوابط پالیسیوں اور ضروریات سے
متفق ہونا ضروری ہے جو کہ یہ نہیں ہیں جو کہ میں اللہ تعالیٰ کو
حاضر و ناظر جان کر حلف (کلمہ پڑھ کر) اٹھاتا ہوں اور جو قسم دی
جائے اٹھانے کیلئے تیار ہوں مگر یہ لوگ میرا یہ چیلنج قبول نہیں کرتے بلکہ
جھگڑا اور سر سے نیچے تک جل ہوا ہے اور کوئی بھی ان کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے
تیار نہیں۔
بہر حال شمشاد بیگم نے جو کہ در اصل میرے والدین سے ملی ہوئی تھی، اور الزام
لگایا کہ چونکہ اس گھر میں اتنے زیادہ معذور ہیں جس کی وجہ سے وہ میری تعلیم کی
حامی ہے اور ریاز سے مخالفت کی صورت میں ناراضگی کی دھمکی بھی دی۔

8۔ یہ کہ من سائل مذکورہ بالا حلف اٹھاتے ہوئے یہ بھی کہتا ہوں
کہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں کہ من سائل کا کردار زمانہ طالب علمی سے ہی
خراب تھا حالانکہ جب تک من سائل نے ان لوگوں کے خلاف درخواستیں نہیں دیں
تب تک میرا شاندار تعلیمی و ملازمتی ریکارڈ تھا لیکن بعد ازاں
انتقامی بنیادوں پر مذہبی سے میرا ریکارڈ خراب کیا گیا اور یہ لوگ

لفٹ من سائل بوجہ نابینائی از خود لکھنے سے قاصر ہونے کی
بنا پر کسی بینا شخص سے مدد لے رہا تھا جس نے صفحہ نمبر 2 کے
اختتام تک مدد کی اور اب کسی اور سے مدد لے رہا ہوں جو کہ
یہ تحریر خالصتاً من سائل کی اپنی جانب سے ہی ہے

شق نمبر 5 کی - یہ کہ مذکورہ ایاز سے اگر حلفاً لیا جائے تو وہ اس بات
سے انکار نہیں کر سکتا کہ وہ بارہا میرے سامنے یہ کہہ چکا ہے کہ
اس نے والدہ کو بارہا کہا کہ وہ من سائل کو یہاں سے گھر لے
کر واپس اور وہ رہائش کا ذمہ لیتا ہے مگر یہ وہ ضرور
یہ ضرور من سائل کو کسی اور جگہ مثلاً محکمہ تعلیم میں لگوا دے گا،
جس سے ملزم ہذا کے اثر و رسوخ کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی
کسی بھی قسم کا کام کا ذمہ لے رہا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے
جس کا یہ لوگ زبانی اور تحریری طور پر بارہا متعدد مواقع
پر اظہار بھی کر چکے ہیں کہ یہ موقف تو وہ پہلے سے ہی
یہاں بھی ہے اور انجمن میں میری رکنیت کے خلاف ہیں جو کہ
کمیونٹی سے ہی مجھے نکالنا چاہتے ہیں جس پر میرا بھی دوسروں کی طرح
حق ہے اور اس مقصد کیلئے یہ لوگ مختلف چالیں چلتے رہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

6. یہ کہ ان لوگوں نے میری تقرری کو فوراً ختم کرنے کا فیصلہ کیا
مگر شمشاد بیگم جس کے ان کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں اور مسماۃ کے
چونکہ میرے والدین سے بھی گہرے مراسم تھے پر یہ ملزم مسماۃ کی
ناراضگی کے خدشے کے پیش نظر ایاز وغیرہ ایسا نہ کر سکے

7- یہ کہ من سائل کے علاوہ تین بہن بھائی اور بھی نابینا ہیں
یعنی کل ہم سات بہن بھائیوں یعنی تین بھائیوں اور 4 چار بہنوں میں سے
ہم دو بھائی دو بہنیں نابینا ہیں اور ایک بہن بچپن میں محمد شفیق کے بائیں
نابینائی کے ساتھ ساتھ ذہنی عمر دوری کا بھی شکار ہو گئی بعض بیماریوں سے
6 بہن بھائی معذور اور تین بہن بھائی یعنی ایک بھائی اور دو بہنیں غیر معذور ہیں۔

بعد [illegible] سردار محمد ایاز اور اس کے بڑے بھائی
اور تنظیم کے صدر سردار قادر خورشید نے میرے گھر
میں آ کر کہا کہ چونکہ آپ کے ادارہ یا تنظیم کے
نظریات سے وابستگی اور پالیسی کی مخالفت کی ہوئی
ہے جس کا خمیازہ والدین کو بھی بھگتنا پڑے گا اس لئے میرے
خلاف جو مقدمہ درج ہے اور ہمارا قبیلہ تمہاری
جان کے بجائے جرگہ برپا کر رہے ہیں جس پر میں آپ کے
خلاف انتخابات لڑنے کا حق رکھتا ہوں تاکہ آپ کو
[illegible] ان کا نام [illegible] سے معزول کیا جائے
سردار محمد ایاز جو کہ قبل ازیں بیس سال کی کم عمری اور
کم تعلیم کے باوجود [illegible] سے [illegible] ہو چکا تھا اس
واقعہ کے بعد دونوں سردار برادران میرے جانی دشمن ہو گئے
اور اپنے زیر اثر لوگوں کو بھی میرے خلاف تیار کرتے [illegible]
۴ جبکہ والدہ نے مجھے بتایا کہ سردار محمد ایاز نے [illegible]
آ کر بتایا کہ والدہ میں [illegible] کی [illegible] حال ہے
[illegible] جب میں [illegible] تمام [illegible] کر رہا تھا اور
بڑی مشکل سے ایک [illegible] تھا تو والدہ نے [illegible]
سردار محمد ایاز اور ادارہ کی [illegible] آپ [illegible]
[illegible] سے [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] کر دیا اور مجھے
[illegible] والدہ کی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
میں [illegible] کی
اور [illegible] ایک [illegible] شخص ہوا جس کا
[illegible] دشمنوں کو [illegible] لیکن اس کے باوجود
[illegible] والدہ
[illegible] کیا جاتا ہے

بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب تھانہ کینٹ ایبٹ آباد

عنوان درخواست ادارہ گورنمنٹ انڈسٹریل ہوم فار
بلائنڈز ایبٹ آباد/ اسپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ/
سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخواہ میں موجود
والی مجرمانہ سرگرمیاں اور لاقانونیت

جناب عالی

مودبانہ گزارش ہے کہ
یہ کہ میں سائل مسمی محمد یحییٰ ولد محمد ریاض سکنہ محلہ
امجد آباد جھنگی سیداں ایبٹ آباد
نابینا ہوں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائنڈز
نزد جنرل بس اسٹینڈ منڈیاں روڈ ایبٹ آباد
چونکہ ادارہ ہذا کا سابق طالب علم اور ملازم ہوں
اور مجھ پر ادارے سے بینائی کی غلط کاریوں کا ہر ایک
راستہ ختم کیا اور سال 1992 تا 1999 ادارہ
کا طالب علم رہا
بعد ازاں بحیثیت ملازم کے طور پر ادارہ کی غلط سرگرمیوں
سے باخبر ہوتا رہا باوجود کہ بینائی کم کر ... نابینا
حاملین نے مجھے ادارہ و تنظیم پاکستان انجمن اصلاح
نابینا کی ضلعی شاخ یعنی PAB (پاکستان ایسوسی ایشن آف دی بلائنڈ)
ایبٹ آباد کی رکنیت سے بھی ... دور رکھا تاکہ میں مسائل
ان کی کھلوں سے واقفیت نہ ہو سکوں
ہر شام مجھے ... تشدد کا نشانہ بنایا ...
سرعام مجھے پاگل مشہور کیا گیا بلکہ میرے اہل خانہ
کو بھی میرے خلاف ... ~~[illegible]~~ بھڑکایا گیا
جن سے تنگ آ کر ... [illegible]
[illegible]

PAKISTAN POST

91

Consolidate Report

Faisalabad GPO

Clerk Name: M Saif

Sender Name:BLIEND ASSOCIATION

12/5/2020
12:12:31 PM

Sr #	Article ID	Recipient Name	Recipient Address	City	Weight/Amount	Tariff/Comission	Total
1	RGL50609650	SESSION JUJ	ABBAD	ABBOTTABAD	200	105	0
2	RGL50609651	CHEIF TUSTICE	P W	Peshawar	200	105	0
3	RGL50609652	CHEIF JUCTICE	ISL	Islamabad	200	105	0
	Total				**600**	**315**	**0**

Total No Of Articles: 3

Clerk Signature

مذکورہ اعتراضات کو دور فرمایا جا کر شکریہ کا موقع عنایت فرمایا جائے۔

جناب کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

محمد سجاد
نابینا کین ورکر
گورنمنٹ ادارہ برائے نابینا طلبا اسلام آباد

نقل برائے اطلاع:

1) انکوائری آفیسر / ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر چارسدہ

من سائل آئندہ لمبا عرصہ بغیر ٹرمینیشن آرڈر کی معطلی اور بغیر تنخواہ :۔

گزر سکتا، جس پر عدالت سندھ سے ریلیف دے کر عدالتی [illegible] میں ختم کرتے

ہوئے بحال کرتے ہوئے ڈی نوول انکوائری کا حکم دیا جو کہ اگر من سائل نے

سب پر اپیل ہی ماڑخ میں آپ ہی الیسی جرح کرنی ہوتی جو کہ آپ اتنی محدود

انکوائری کرنا چاہتے ہیں تو مذکورہ ریلیف کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ جبکہ الیسی

جرح کے ساتھ ساتھ انفرادی جرح کی بھی ضرورت ہوگی جبکہ آن کیمرہ کرنے کی

ضرورت ہے۔ جب CCTV کیمرہ کی موجودگی میں آگے بڑھایا جائے نہ کہ

موبائل یا عام کیمرہ کی موجودگی میں جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں اور انکوائری

آہستہ و دیگر سے متعلق بیان حلفی ہی لیا جائے کہ وہ بغیر کسی دباؤ کے اور بغیر

پہلے سے طے شدہ ذہن کے آزادانہ منصفانہ، غیر جانبدارانہ یا دیانتدارانہ

اور شفاف انکوائری کو یقینی بنائیں گے۔

(۶): یہ کہ حسب ضابطہ من سائل کو بیانات کی نقول فراہم کرنے کے بجائے

جو کہ دونوں فریقین کی غیر موجودگی میں بیانات ریکارڈ کیے گئے جنہیں عدالتی لوازم

ٹیپ ہوئے ہیں ٹائپ کرتے فریقین کی موجودگی میں انہیں اعتراضات و سوال و

جواب کا موقع دے کر بیانات نقل کرتے PDF شکل میں فریقین کو

مذکورہ نقول دوران انکوائری فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بیانات میں

کسی قسم کے رد و بدل اور اعتراضات کا کسی کے پاس موقع نہ رہے۔

لہذا حسب بالا فرمائیں من سائل کی درخواست منظور فرماتے ہوئے

ذمہ داری آپ صاحبان پر عائد ہوگی ۔

یہ کہ جب من سائل نے معزز ٹریبونل میں یہ اعتراض اٹھایا کہ من سائل مذکوران پر جرح کا موقع نہیں ملا جو کہ اگر من سائل چاہتا تو دیگر نکات ویسے ہی من سائل کے حق میں تھے تو یہ نقطہ ہی عرض نہ کرتے اپنے لیے ایک نئی مصیبت نہ کھڑی کرتا ۔ لیکن یہ درست اس لیے بھی لیا کہ اصل حقائق اور اصل ملزمان جو پس پردہ ہیں وہ سامنے آئیں اور خود اپنی انکوائری کا لیں ۔

اس موقعے پر مجھ سے استفسار کیا گیا کہ کیا آپ گواہان پر جرح کرنا چاہتے ہیں ؟ جیسا کہ عدالت نے اپنے فیصلے میں بھی قرار دیا کہ مذکوران کے بیانات انکوائری افسر نے قلمبند کر کے جرح کا موقع دے کر حاصل ہی نہیں کیا اور جو یہ جانے ہیں کہ بیانات سرے سے ہوئے ہی نہیں اور یہی موقف من سائل کا بھی تھا ۔ تو اگر من سائل چاہتا تو اس بنا پر ریلیف حاصل کر سکتا تھا ۔ لیکن کیونکہ دانستہ اختیار کرتے ہوئے من سائل نے مذکورہ بالا سوال کے جواب میں عرض کیا کہ جرح کرنا چاہتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پہلی ٹریبونل میں جو مختصر ترین تاریخ بھی دی جاتی ہے وہ دو ماہ کی یا شاذ و نادر ایک ماہ کی جو کہ 35 حاضر سروس ملازمین اور ایک انچارج کو ملا کر کل 36 افراد بنتے ہیں ۔ اب اگر ایک ایک تاریخ پر بھی جرح کی جاتی تو 36 یا 72 ماہ یعنی کم از کم 6 یا 3 سال درکار ہوں گے ۔ اور لبقیہ تنخواہ کے

کی طرف سے بھی شکایات اور جواب موقف سامنے آیا کہ یہ کسی قسم کی غلط
میں ملوث نہیں اور نہ ہی یہ کوئی مسائل پیدا کر رہا ہے۔ بلکہ یہ لوگ منفی سرگرمی
میں ملوث ہیں ۔

نوٹ:

مذکورہ شکایات نہ کہ آج تک ان خطوط کے ساتھ لف کی جاتی رہی اور نہ ہی ان کے
حوالہ نمبرز وغیرہ ذکر کیے جاتے رہے ۔

بہر حال آپ کا موقف یہ سامنے آتا رہا کہ ہم نے دونوں طرف سے انکوائریاں
کی مگر منفی سائل مذکورہ بالا امور کے حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہ کر سکا۔

جواب والا: پہلے تو منفی سائل کو ان امور میں بولنے ہی نہیں دیا جاتا اور نہ ہی اصل
ملزمان کو چارج شیٹ کیا جاتا ہے اور ہم منفی سائل پر عدم ثبوتوں کا الزام
لگایا جاتا ہے اور ہمیشہ کی طرح اب بھی مجھے یہی کہا جا رہا ہے کہ الزامات اور
انکوائری صرف اور صرف تمہارے خلاف ہے صرف انہی باتوں کا جواب دو
جو تم سے پوچھی جا رہی ہیں۔ حالانکہ میرے خلاف عاید شدہ الزامات میں سے
ایک غلط اور گمنام درخواستیں دینے کا بھی ہے، جس کا بھی میں جواب دے
دیا ہوں۔ لیکن صرف مجھ اکیلے کو ملزم بنا کر غلط سمجھا جائے گا اور حقیقی
ملزمان ڈسچارج ہو جاتے کی صورت میں دیگر خرابیوں کے علاوہ سرکاری
خزانے پر بوجھ بھی پڑے گا اور محکمہ میں ایک سیریز بدنما دھبہ بھی جس کی

مائد اعظم کے مرتب ہیں اور ان کی ابھی صحیح انکوائری ہونا ابھی باقی

، انہیں باعزت طور پر ریٹائرڈ کرنے کا عمل جاری ہے ۔

سے استدعا ہے کہ مِس سائل کے علاوہ جملہ ملزمان کو بھی چارج شیٹ کرتے ان کے خلاف بھی انکوائری کا حکم صادر فرماتے ہوئے انہیں حسب ضابطہ معطلی کا سٹیٹس دیا جائے جب تک انکوائریاں حتمی نتیجے تک نہ پہنچ جائیں ۔

نوٹ: اصل مدعی / مستغیث تو مِس سائل تھا اور اس کے ردعمل میں مِس سائل کے خلاف انتقامی کارروائیاں کی گئیں جن میں مذکورہ مِس سائل کے خلاف پالی میں ذہنی ملازمے کا مقدمہ بھی شامل ہے، جو کہ سنگم طریقے کا مظاہرہ کرتے ہوئے مِس سائل کو الٹا ملزم بنا کر ان معاملات میں الجھاتے ہوئے اصل ملزمان کو بری الذمہ اور باعزت ریٹائرڈ ہونے کا موقع دے کر ان کے سروس ریکارڈ کو بالکل صاف ستھرا اور صرف مِس سائل ہی کے سروس ریکارڈ کو گندہ کیا جا رہا۔ جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ بہت سی درخواستوں اور FIRs کے باوجود ابھی بھی ملزمان کے سروس ریکارڈ میں اس کا ذکر نہیں ملتا ۔

2) جیسا کہ آپ صاحبان کی جانب سے میری شکایات کے جواب میں جو خطوط کو مراسلہ بالا کو ارسال کیے جاتے رہے ان میں آپ کا یہ موقف سامنے آتا رہا کہ [illegible] مِس سائل محمد سجاد کے خلاف بھی شکایات موصول ہوئیں جن میں سٹاف کی جانب سے اس کے غلط رویہ اور مسائل پیدا کرنے کی شکایات سامنے آئیں اور اس

جب کبھی بھی کسی بھی فورم پر من سائل کی کوئی بھی درخواست ادارہ / محکمہ میں ہونے والی چند ظلم و زیادتیوں ، ناانصافیوں ، اقربا پروریوں ، بدعنوانیوں ، بد انتظامیوں اور خرابیوں کے حوالے سے دی جاتی تھی تو آپ صاحبان کا موقف یہ ہوا کرتا تھا کہ ہم نے اس کی شکایات پر فلاں فلاں انکوائریاں کی جن میں یہ جھوٹا ثابت ہوا اور مذکورہ خرابیوں کے حوالے سے یہ کوئی بھی ثبوت پیش نہیں کر سکا۔

اب جبکہ معزز عدالتوں نے خصوصاً سروس ٹریبونل نے ان تمام سابقہ انکوائریوں کو ~~کا~~ کالعدم قرار دیتے ہوئے از سر نو انکوائری کا حکم دیا جو کہ پراسیس میں ہے ، جس کا بالکل واضح اور صاف مطلب یہ تھا کہ جس جس حوالے سے پہلی غلط انکوائریاں کی گئی ، انہی حوالوں سے صحیح صحیح نئی انکوائری کی جائے ۔ جبکہ جناب نے غیر منصفانہ طور پر اپنے اختیارات اور اپنی طاقت کا ناجائز اور غلط استعمال کرتے ہوئے اور اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اصل ملزمان کو بچانے کیلئے صرف من سائل ہی کو نشانہ ہدف بناکر چارج شیٹ کیا ہے اور جن ملزمان کا فوری طور پر ریٹائر ہونے کا خطرہ ہے یا جن کی ریٹائرمنٹ انکوائری پراسیس میں ، جن میں ملزم خالد محمود صاحب (P.T.I) ادارہ پیدا جو کہ میری طرف سے اس بابت بھی نامزد کردہ ملزم بارہا رہے ہیں کہ

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب سوشل ویلفیئر سپیشل ایجوکیشن اینڈ ویمن ایمپاورمنٹ ڈیپارٹمنٹ، خیبر پختونخواہ، پشاور۔

(1) بوساطت: سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا بچے ایبٹ آباد

(2) " " ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ایبٹ آباد

عنوان: اعتراضات کے متعلق غیر منصفانہ انکوائری

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ من سائل مسمی محمد سجاد ولد محمد ریاض ساکنہ محلہ اعوان آباد۔ مجوہان سیداں ایبٹ آباد۔

نابینا ہوں جو کہ ادارہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا بچے BPS-07 جس کے حوالے سے جناب نے عدالتی حکم منجانب سروس ٹریبونل خیبر پختونخواہ پشاور بینچ کورٹ ایبٹ آباد۔ سروس اپیل نمبر 219/2017 کے فیصلے کے نتیجے میں انکوائری کا حکم صادر فرمایا تھا جو تاحال زیر التوا ہے۔ جس کے بارے میں عدالت نے مکمل طور پر بلا امتیاز آزادانہ منصفانہ، غیر جانبدارانہ، حقیقت پسندانہ، دیانتدارانہ اور شفاف انکوائری کا حکم دیا تھا۔ جس کی دھجیاں ~~اڑا کر~~ اڑھال جا رہی ہیں۔ جس عرصے سے اعتراضات صرف طول دیا ہے۔ درخواست ہے کہ برائے راست بیلٹے مناسب ضروری اور مبروفات درخواست والیف رجسٹری کی ڈاک ارسال کی جائے۔

[redacted] P.T.O

[redacted] محمد شہزاد

سکنہ محلہ اعوان آباد جھنگی سیداں ایبٹ آباد

سابق نابینا کین ورکر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ

فار دی بلائنڈ ایبٹ آباد

فون نمبر: 0313-5925351

والد کا نمبر 0313-5944753

(محمد رمضان)

- یہ کہ من سائل جب اپنی سیشن کورٹ کی تاریخ مقررہ 08-07-2019ء کو عدالت پہنچا اور بائیر کونسل سے ملاقات ہونے پر معلوم ہوا کہ مذکورہ ٹریبیونل کی تاریخ مقررہ پر وہ پیش ہوکر تاریخ نہ لے پائے جو کہ من سائل نہ تو تاریخ لے سکا اور غیر حاضر بھی شمار ہوا ہو کہ اگر من سائل کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا تو من سائل کسی اور کو بھیج کر کم از کم تاریخ تو لے سکتا مگر میرے مخالفین جو کہ پر مجھے تنگ کرنے والے اور میرے حالات پر نظر رکھتے ہیں اور مزید اس بات کو استعمال کرتے مجھے پریشان کیا جانا اور یہ قرار دیا جاتا ہے کہ میری کسی سے بھی نہیں بنتی حتیٰ کہ وکلاء سے بھی جو کہ وکلاء کا یہ رویہ ریکارڈ کا حصہ ہے جن کے عدم تعاون اور اپنے دیگر گوں معاشی حالات کے باعث بھی ٹریبیونل ھذا میں ان پرسن ہی پیش ہوتا رہا۔
- یہ کہ اب کچھ دنوں بعد کوشش کرکے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اپیل عنوان کو ڈسمس اینڈ ڈیفالٹ کر دیا گیا ہے جو کہ پر میرٹ نہیں بلکہ باامر مجبوری اور باوجوہ ٹیکنیکلی ایسا ہوا ہے جس پر من سائل رحم کا طالب ہوں اور ھذا کو حاضر ناضر جان کر حلفاً بیانی و اقراری ہوں کہ مندرجہ بالا حقائق درست ہیں لہذا مہربانی فرما کر رحم فرماتے ہوئے من سائل کی درخواست منظور و مقبول فرما کر شاکر و ممنون و دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جائے

جناب کی عین نوازش ہوگی

العارض

کرنے نابینا افراد جو کہ اپنے امتحانات بذریعہ کاتب / معاون (writer) دیتے ہیں کی تلاش اس حوالے سے جملہ قانونی تقاضے پورے کرنے، جامعہ کے مرکز صحت سے بعد از طبی معائنہ اپنی نابینا پن کا سرٹیفکیٹ اور ڈائریکٹر کے اجازت نامہ وغیرہ کے حوالے سے کئی دن درکار تھے جس کے لئے من سائل کو مقررہ امتحانی تاریخ سے قبل ایبٹ آباد سے پشاور پہنچنا تھا اور جملہ ضروری کاغذات مثلاً رولنمبر سلپ / ڈیٹ شیٹ، میڈیکل سرٹیفکیٹ و اجازت نامہ برائے ڈائریکٹر لف ہیں درخواست حذا کر رہا ہوں.

- یہ کہ سیشن کورٹ کے میرے گزشتہ بار کونسل جناب ناصر مشتاق صاحب میری غیر موجودگی میں معزز ٹریبونل حذا میں پیش ہو کر تاریخ لے لیا کرتے تھے جیسا کہ گزشتہ سال بھی دوران امتحان ایسا ہوا چنانچہ اس مرتبہ بھی من سائل نے اپنے موجودہ بار کونسل جو کہ سیشن کورٹ میں میرے وکیل ہیں جناب ملک شمروز صاحب سے گزارش کی کہ وہ تاریخ مقررہ پر میری غیر موجودگی میں پیش ہو کر مطلوبہ سیشن کورٹ کا ریکارڈ جس کا تقاضا ٹریبونل حذا کی تاریخ ہائے گزشتہ پر کیا گیا تھا کے پیش ہو جائیں اور اسکے علاوہ تاریخ مقررہ پر ویسے بھی کوئی کاروائی نہیں ہوگی لہذا میری پیشی کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں جس پر انہوں نے مثبت تعاون کا وعدہ کر کے جس کی انہوں نے خلاف ورزی کی مجھے مطمئن کر ڈالا اور میں اپنے مذکورہ کام کے سلسلہ میں روانہ ہو کر پشاور تک مصروف رہا.

88

Restoration Application No 270/19

Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal
Diary No 769
Dated 15-7-19

بعدالت جناب سروس ٹریبونل چیئرمین خیبر پختونخواہ پشاور

من جانب :: محمد نعمان نابینا ایں ودیگر گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ
ناردرن بلائنڈ ایبٹ آباد

اپیل نمبر 219/17

درخواست بابت دوبارہ سرسبز فرمائے جانے اپیل عنوان :

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ من سائل جس کے علاوہ
گھر میں تین بہن بھائی اور بھی نابینا / معذور ہیں
جن میں سے ایک تو بہن نابینا ہونے کے ساتھ ساتھ ذہنی معذوری
کا بھی شکار ہے اور میرا تعلق انتہائی غریب خاندان سے
اور والدین بھی ضعیف العمر ہیں اور اپنے معذور بہن
بھائیوں کا واحد کفیل اور ادارہ مذکورہ میں BPS-7 میں
ملازم تھا جو کہ ادارہ کی جانب سے بے جا تنگ کیے جانے
اور حملہ غلط کارستیوں کے ردعمل میں جو من سائل نے
اپنی حقوق کی آواز بلند کرنے پر ادارہ کی جانب سے بدنیتی
پر مبنی فوجداری مقدمہ کا شکار ہوا جس کا انتظار کیے
بغیر ہی مقدمہ مذکورہ و دیگر غلط الزامات کی بناء
پر خارج ملازمت ہوا جس پر من سائل نے معزز ٹریبونل
ھذا میں اپیل عنوان دائر کی جو کہ دو سال تک زیر سماعت
من سائل اپنا زیر دست نزاع کرتا رہا مگر بدقسمتی سے گزشتہ
دنوں من سائل اپنے ایم اے دو سال دوم برائے پنجاب یونیورسٹی
لاہور کے سلسلہ میں روانہ ہوا اپیل عنوان کی تاریخ پیشی
مورخہ 17-06-19 تھی جو کہ امتحانات مورخہ 01-06-19
کو منعقد ہونا قرار پائے تھے لیکن لاہور جیسے دور دراز اور
اجنبی شہر میں دوران امتحان اپنی رہائش کا بندوبست

17.12.2019

Appellant in person and Mr. Usman Ghani, District Attorney for the respondents present. Arguments on restoration application heard.

Perusal of the record reveals that the main service appeal of the appellant was dismissed in default vide order sheet dated 17.06.2019. The appellant has submitted application for restoration of appeal on 10.07.2019. The record reveals that the appellant has claimed in the application that on 17.06.2019 he has gone to Lahore for appearing in examination and when he came back, he came to know that his appeal has been dismissed in default therefore, he immediately filed restoration application. Though the restoration application has been failed after a delay of few days but the appellant himself is a blind man and the reason mentioned in the application also appear to be genuine. Therefore, the application for restoration of appeal is accepted and the appeal is restored to its original number. However, the appellant is directed to be careful in future. Case to come up for arguments on 23.01.2019 before D.B at Camp Court Abbottabad.

(Hussain Shah)
Member
Camp Court Abbottabad

(M. Amin Khan Kundi)
Member
Camp Court Abbottabad

ATTESTED

EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

84

Form-A

FORM OF ORDER SHEET

Court of______________

Appeal's Restoration Application No. 270/2019

S.No.	Date of order Proceedings	Order or other proceedings with signature of judge
1	2	3
1	10.07.2019	The application for restoration of appeal No. 219/2017 submitted by appellant may be entered in the relevant register and put up to the Court for proper order please. REGISTRAR 10/7/19
2	18-7-19	This restoration application is entrusted to touring D. Bench at A.Abd to be put up there on 20-08-2019 CHAIRMAN
	20.08.2019	Petitioner absent. Notice be issued to the petitioner for 23.10.2019. Adjourned to the date fixed before D.B at Camp Court, Abbottabad. Member Camp Court A/Abad
	23.10.2019	Petitioner in person present. Mr. Usman Ghani, District Attorney for respondents present. Notice of the application be given to the respondents for reply/arguments. Original record of the appeal be also requisitioned for the date fixed. Adjourn. To come up for reply and arguments on restoration of appeal on 17.12.2019 before D.B at Camp Court, Abbottabad. Member Member Camp Court Abbottabad

Certified to be ture copy
EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

77

No. 961 For Insuri RGL37575506 Rs. Ps.
Stamps affixed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due. 1 10

Received a registered* ___ addressed to ___ Date Stamp

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

Initials of Receiving Officer

Insured for Rs. (in figures) ___ (in words) ___

Weight ___ Kilo Grams

Insurance fee Rs. ___ Ps. ___ (in words)

Name and address of sender ___

No. 962 For Insurance Notices see reverse. Rs. Ps.
Stam RGL37575507
uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due. 1 10

Received a registered* ___ addressed to ___ Date Stamp

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

Initials of Receiving Officer

Insured for Rs. (in figures) ___ (in words) ___

Weight ___ Kilo Grams

Insurance fee Rs. ___ Ps. ___ (in words)

Name and address of sender ___

No. 963 For Insurance Notices see reverse. Rs. Ps.
Stam RGL37575508
uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due. 1 10

Received a registered* ___ addressed to ___ Date Stamp

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

Initials of Receiving Officer

Insured for Rs. (in figures) ___ (in words) ___

Weight ___ Kilo Grams

Insurance fee Rs. ___ Ps. ___ (in words)

Name and ___

No. 865 RGL37575440

Received a registered ___ addressed to ___

Initials of Receiving Officer

Insured for Rs. (in figures) ___ (in words)

Weight ___ Kilo Grams

Insurance fee Rs. ___ (in words)

Name and address of sender

If insured

بخدمت جناب سپرنٹنڈنٹ صاحبہ / صاحب گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ ایبٹ آباد

عنوان:- درخواست برائے اجازت نامہ

جناب عالی / عالیہ!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ من سائل کو دونوں عدالتوں یعنی بعدالت جناب ایڈیشنل سیشن جج (I) ایبٹ آباد نے مقدمہ علت نمبر 2044 مورخہ 26-11-2014 بمقام PS کینٹ ایبٹ آباد زیر دفعات 337J PPC اور 511 سے باعزت بری کر دیا نیز سروس ٹریبونل خیبر پختونخواہ کیمپ کورٹ ایبٹ آباد نے بھی بصد شکریہ۔ مجھے ریلیف دیتے ہوئے میری سروس اپیل جو کہ اپیل نمبر 219/17 بعنوان "سجاد بنام حکومت" کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے سروس پر باعزت بحال کر دیا ہے اور میرے خلاف ہونے والے تمام ترپراسس کو غیر قانونی (اور مبنی بر بد نیتی) قرار دیا ہے۔

لہٰذا من سائل کے تمام تر ریکارڈ کو بھی درست کیا جائے۔ میری تمام تنخواہ بمع بقایا جات مجھے دی جائے اور مجھے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کیلئے ادارہ میں داخلہ اور ڈیوٹی و حاضری کی اجازت فراہم کی جائے اور وہ تمام اقدامات نہ کیئے جائیں جو اشتعال انگیزی اور شر انگیزی کا باعث بنتے رہے۔ مجھے اب ناجائز طور پر تنگ بھی نہ کیا جائے اور میرا تحفظ بھی سربراہ ادارہ کی ذمہ داری ہے جسمیں کسی بھی قسم کی غفلت و کوتاہی کی ذمہ داری پوری کی پوری انشاءاللہ آپ جناب پر ہوگی۔

لہٰذا مہربانی فرما کر من سائل کی درخواست کو منظور و مقبول فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

عین نوازش ہوگی

نقول فیصلہ جات لف درخواست ہذا ہے۔

محمد سجاد / نابینائین ورکر

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائنڈ

ایبٹ آباد

BPS-07

مورخہ: 10-02-2020

دستخط: [redacted]

BEFORE THE KHYBER PAKHTUNKHWA SERVICE TRIBUNAL, PESHAWAR AT CAMP COURT ABBOTTABAD.

Appeal No. 219/2017

Date of Institution ... 08.02.2017

Date of Decision ... 23.01.2020

Muhammad Sajjad S/O Muhammad Riaz, Cast Awan Resident of Mohallah Awanabad Jhangi Syedian, Abbottabad, Tehsil and District Abbottabad.

... (Appellant)

VERSUS

Govt. of Khyber Pakhtunkhwa through Secretary, Social Welfare Special Education and Women Empowerment, Peshawar and three others.

... (Respondents)

Present:

MR. MUHAMMAD SAJJAD,
Appellant --- In person.

MR. MUHAMMAD JAN,
Deputy District Attorney --- For respondents.

MR. AHMAD HASSAN, --- MEMBER(Executive)
MR. MUHAMMAD HAMID MUGHAL --- MEMBER(Judicial)

JUDGMENT.

AHMAD HASSAN, MEMBER:- Arguments of the learned counsel for the parties heard and record perused.

ATTESTED

EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

ARGUMENTS:

Appellant while arguing his case stated that he was appointed as Cane Worker (BPS-06) at Government Institute for the Blind Abbottabad on 16.05.2008. On certain allegations, disciplinary proceedings were initiated against the appellant and upon conclusion major penalty of removal from service was imposed on him vide impugned order dated 23.09.2016. Feeling aggrieved, he filed departmental

appeal on 08.10.2016 which remained unanswered, hence, the present service appeal. Enquiry was not conducted in accordance with the procedure laid down in the E&D Rules 2011. Neither the statements of witnesses were recorded in the presence of the appellant nor opportunity of personal hearing was afforded to him. The show cause notice was served under the signatures of incompetent authority, which was a grave illegality and made the entire process defective/disputed. Opportunity of personal hearing was also denied to the appellant. He has been acquitted of the criminal charge by the court of Addl: Sessions Judge-I, Abbottabad. The main ground which led to the initiation of disciplinary proceedings is no more in the field.

03. Learned Deputy District Attorney argued that the appellant had become a pain in the neck for respondents. He was charged of mixing poison in water cooler lying in the Institute. The report of FSL confirmed this fact. He was arrested and sent to jail. He remained absent from duty for eight months. Disciplinary proceedings were conducted against the appellant and thereafter major penalty of removal from service was awarded to him vide impugned order dated 23.09.2016.

ATTESTED

EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

CONCLUSION:

04. It is brought on record that FIR no. 1044 under Section-337-J/511 PPC dated 16.11.2014 Police Station Cantt: Abbottabad was lodged against the appellant for mixing poison in water cooler lying in the Government Institute for the Blind Abbottabad. After registration of FIR, the appellant was arrested by the local police. Disciplinary proceedings were initiated against the appellant by serving charge sheet and statement of allegations. Perusal of enquiry report revealed that the same was not conducted in the mode and manner prescribed in E&D Ruels-2011. The

Enquiry Officer though recorded statements of some of the staff members but those were not annexed with the enquiry report placed on the case file. As the record is not available/silent, we believe that these statements were not recorded in the presence of the appellant nor opportunity of cross examination was afforded to him. We quizzed the learned Deputy District Attorney to make available the above statements but he informed that the same were not available with him. Even otherwise, enquiry was conducted in a slipshod manner. Except for FSL report which confirmed mixing of poison in the water cooler, no shred of evidence was collected by the Enquiry Officer. As regards his absence for eight months, the Enquiry Officer failed to properly dig out the matter with the help of documentary evidence. In the absence of any incriminating evidence the charge of absence from duty against the appellant remained un-substantiated. In these circumstances, we hold that charges leveled against the appellant in the charge sheet and statement of allegations could not be established by the Enquiry Officer during the enquiry proceedings.

05. Moreover, show cause notice was required to be served on the appellant by the Director Social Welfare, but the same was signed by Mr. Muhammad Rauf, Assistant Director Establishment, who was not the competent authority. It was a serious illegality on the part of the respondents that may the entire process illegal and bereft of law/rules. The impugned order further revealed that opportunity of personal hearing was not afforded to the appellant. We are of the considered view that in order to provide opportunity of fair trial by following due process of law there is strong justification to hold de-novo enquiry in the present case and to ensure upholding the cause of justice, fair play, transparency and equity.

ATTESTED

82

06. Now coming to the criminal proceedings instituted against the appellant, he was acquitted by the Addl: Sessions Judge-I, Abbottabad vide judgment dated 05.08.2019. The prosecution failed to establish the charge leveled against the appellant and by giving him benefit of doubt, he was acquitted by the Court. Having been acquitted of the criminal proceedings, the main ground which led initiation of departmental proceedings has lost its efficacy. We are cognizant of the fact that departmental and criminal proceedings can run parallel.

07. As a sequel to the above, the appeal is accepted, impugned order dated 23.09.2016 is set aside the appellant is reinstated in service. The respondents are directed to conduct de-novo enquiry strictly in accordance with law and rules. The issue of back benefits shall be subject to outcome of the de-novo enquiry. Parties are left to bear their own costs. File be consigned to the record room.

Certified to be true copy
EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

(AHMAD HASSAN)
MEMBER
Camp Court Abbottabad

(MUHAMMAD HAMID MUGHAL)
MEMBER

ANNOUNCED
23.01.2020

Additional/Dissenting Note by Mr. Muhammad Hamid Mughal Member (J):

I have perused the judgment authored by learned Member (Executive). I am in respectful agreement with the conclusion drawn therein for conducting de-novo inquiry against the appellant. I, very humbly disagree with the proposition drawn by the learned Member (Executive) in Para-06 of the judgment. It is well settled that acquittal of accused official from criminal case would have absolutely no bearing on the merits of the case in the departmental proceedings (2006 SCMR 554).

Muhammad Hamid Mughal

Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal Peshawar

ORDER

23.01.2020 Petitioner in person present. Mr. Muhammad Jan, DDA for respondents present. Arguments heard and record perused.

Vide our detailed judgment of today of this Tribunal placed on file, the appeal is accepted, impugned order dated 23.09.2016 is set aside, the appellant is reinstated in service. The respondents are directed to conduct de-novo enquiry strictly in accordance with law and rules. The issue of back benefits shall be subject to outcome of the de-novo enquiry. Parties are left to bear their own cost. File be consigned to the record room.

Announced:
23.01.2020

(Ahmad Hassan)
Member
Camp Court Abbottabad

(Muhammad Hamid Mughal)
Member

ATTESTED

EXAMINER
Khyber Pakhtunkhwa
Service Tribunal,
Peshawar

74

Government of Khyber Pakhtunkhwa
Directorate of Social Welfare, Special Education and
Women Empowerment Jamrud Road Peshawar

Dated Peshawar the 13 / 07 /2020

OFFICE ORDER:

No. E-16/378/DSW/Vol-II/391- 98. In pursuance to the Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal judgment dated 23rd January 2020 in Service Appeal No.219/2017 titled "Muhammad Sajjad S/O Muhammad Riaz (Ex-Cane Worker (B-7) is hereby re-instated into service w.e.f 24.09.2016. He shall however be entitled to draw salary w.e.f 23.01.2020 i.e. the date of judgment of Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal. Back benefits shall be subject to the outcome of de-novo enquiry to be conducted by the Directorate of Social Welfare Khyber Pakhtunkhwa as per order of the Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal.

Sd/---
Director
(SW,SE&WE)

Copy to:

1. The District Accounts Officer, Abbottabad
2. Section Officer (Litigation) Social Welfare Department
3. PS to Secretary (SW,SE&WE)
4. The Assistant Director (Litigation) Social Welfare Department
5. The District Officer Social Welfare Abbottabad
6. Superintendent Government Institute for the Blind Abbottabad
7. PA to DSW
8. Muhammad Sajjad S/O Muhammad Riaz, Mohallah Awanabad Jhangi Syedan Abbottabad

Assistant Director
(Establishment-I)

ماسٹرز تک پہنچ جاتے ہیں مگر انہیں بنیادی باتوں کا بھی علم نہیں ہوتا جو کہ نابینا افراد کی
بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔
پھر یہ لوگ اپنی بدمعاشی کے ذریعے دھرنے وغیرہ دے کر زبردستی ملازمتوں پر فائز
ہو جاتے ہیں اور بغیر کسی میرٹ پالیسی کے۔ زشتر ہو کے مطالبہ کرتا ہے کہ دھرنا شرکاء
کی ملازمتیں بھی کنفرم کر لی جائیں اور ان میں انتہائی جاہل لوگ بھی موجود ہوتے ہیں
حکومت دباؤ میں آ کر کسی مکمل طور پر نابینا شخص جس کی موبلٹی بھی اچھی نہ ہو اور
اس کی معذوری اس کے کام میں رکاوٹ ہو کو کبھی نائب قاصد بنا دیتی ہے
تو کبھی چوکیدار۔ اور یہ لوگ ڈیوٹیز پر جاتے بھی نہیں صرف تنخواہیں وصول کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم بیچارے نابینا ہیں ہمیں بھیک نہ دی جائے ہمارے ساتھ نارمل برتاؤ کیا جائے
اور اسمبلی کے دروازوں پر پتھراؤ سمیت دیگر بدمعاشیوں کے بارے میں کہتے ہیں پاکستان کی پولیس نے
ان پر لاٹھی چارج کر کے غلط کیا

بہر حال جو شخص اچھی بینائی کا حامل ہو یا جس نے کسی مستند ادارے سے
تعلیم حاصل کی ہو خواہ وہ بینا ہو یا نابینا ان کا نام پینل پر پانچ سالہ تجربے کے
سرٹیفکیشن افراد سے بہتر تعلیم دے سکتا ہے لیکن ان لوگوں کا راستہ روکا جا رہا ہے۔

21۔ یہ کہ مذکورہ اشخاص جو نام پینل پر پانچ سالہ تجربے کا سرٹیفکیٹ ہونے کے
دعویدار ہیں یہ اس معیار پر بھی پورا نہیں اترتے جیسا کہ ملازمت کیلئے دیے جانے والے
اشتہارات میں (پانچ سالہ تجربہ یا سرٹیفکیٹ) لکھا ہوتا ہے۔ پانچ جماعتیں یا پرائمری پاس نہیں۔
لیکن یہ لوگ چھ چھ مہینے لگا کر بھی مذکورہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں اور ڈبل پرموشن
یا ایک سال میں کئی جماعتیں پاس کرنے کے قانون پر بھی صحیح طرح مکمل عمل درآمد نہیں ہوتا اور ان کی
حاضریاں اگر پانچ سال سے کم ہوں خواہ ایک ماہ کی بھی نہ ہوں تو پھر بھی ایسا کر لیا جاتا ہے اور
پانچ سالہ تجربہ اور پانچ جماعتیں پاس کرنے میں بڑا فرق ہے۔

یہ ادارہ جو انیس سو چھیاسی 1986ء میں شروع ہوا اور وہ اساتذہ کرام
جو مذکورہ سال ادارہ میں بطور طالب علم داخل ہوئے اور اسی سال یا پانچ سال سے کم مدت میں
بطور استاد بھی بھرتی ہو گئے وہ مذکورہ سرٹیفکیٹ کے حامل ہونے کے دعویدار ہیں۔

مثلاً منیجمنٹ میں ویژنرز — منیر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر جناب محمد یونس صاحب وغیرہ کا
لفریشے: جناب محمد علی زمان صاحب سینئر ٹیچر جو تعلیمی قانونی طور پر بالغ ہونے کے باوجود نابینا نابالغ
بچوں کے سکول میں داخل ہوئے حالانکہ معذور افراد کے لیے تعلیم بالغاں کا بھی الگ نظام موجود ہے۔
جیسا کہ الکمینار مرکز نابینا برائے بالغاں 79 ج ب سٹریٹ 79 ج ب گلی نادر خان والی گلی نمبر 4
فیصل آباد PH. 041-2469137 -

مذکورہ علی زمان صاحب کا کہنا ہے کہ وہ بیس سال کی عمر میں 1986ء یا 1987ء میں
اس وقت ایبٹ آباد کے نابینا ادارہ میں داخل ہوئے۔ جب وہ 12-03ء شروع کر رہا تھے
اور 1992ء میں میٹرک کرنے کے بعد کیئر ورکر (Care Worker) اور پھر استاد بھی بھرتی ہو گئے
ظاہر ہے کہ انہیں بھی پانچ سالہ تجربہ کے بغیر ہی بھرتی کیا گیا تو کر لیا گیا ہو گا اور کچھ
مہینے طور پر یہ بھی مجبوری تھی انہیں طلبہ کی تعداد پوری کرنے کے لیے گھر گھر گھوم کر لانا پڑا
مگر بدقسمتی سے میرے جیسے لوگوں کا ریکارڈ تو بہت بری طرح خراب ہوا لیکن مذکوران کو
جھوٹی جھوٹی عزت دے کر ملازمتیں پوری کر کے با عزت طور پر ریٹائر کیا جا رہا ہے اور اس
سال بھی بہت سارے لوگ مثلاً مذکورہ یونس صاحب وغیرہ جو الیاس صاحب کے
دور سے ہی بہت کم حاضریاں کرتے اور جب وہ آتے بھی تو بہت کم ڈیوٹی کرتے حالانکہ
یہ سب سے زیادہ تنخواہ لیتے ہیں جن کی آمدنی لاکھوں میں ہے اور یہ متوقعین ان
پر بوجھ ہیں یہ ہمیں کبھی کبھار انگریزی پڑھا دیا کرتے تھے تو ہم سمجھتے تھے کہ یہ انگریزی
کے استاد ہیں مگر مجھے ملازمت پر فائز ہونے کے بعد جن دل دہلا دینے والے انکشافات
سے واسطہ پڑا ان میں سے ایک یہ تھا کہ ان کی پوسٹ (Post) میں منیجر ویژنرز
کی تھی جنہوں نے ایک دن بھی ہمیں چارپائیاں بننی نہیں سکھائیں یہ ہم سمجھتے ہیں تو
کسی ایک طالب علم کا بھی ریکارڈ پیش کر دیں ان کی پوسٹ میٹرک بیس (Base) کی تھی
مگر سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب وغیرہ کی طرف سے دی گئی خصوصی
مراعات اور دیگر اسناد کا بھی ان کو فائدہ ہوا اور یہ استاد جو کام چوری میں بھی
پہلے نمبر پر تھے وہ تنخواہ اور سکیلز کے لحاظ سے بھی پہلے نمبر پر ہو گئے اور ایسا ابھی
لوگوں کو کوئی پوچھتا تک نہ خدا کے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور باتیں میرے غصے کا باعث بنتی رہیں

یہ چونکہ باقی اساتذہ کی نسبت سے لائق مگر بددیانت تصور کیے جاتے رہے
مگر الیاس صاحب کے دور میں ادارہ کا نظام کافی بہتر تھا چنانچہ اس دور میں
انہوں نے ہمارے لیے سپرنٹل میں انگریزی کی کتابیں رکھیں مگر پڑھایا بہت کم
جب میں ادارہ سے فارغ ہوا تو مجھے انگریزی کے چند الفاظ آتے تھے اور انگریزی سے
میں بالکل ناآشنا تھا جو آج تک اعلیٰ تعلیم اسناد تک رسائی کے باوجود میری کمی پوری نہیں ہو سکی۔
مگر زمانہ طالب علمی میں بھی ان نام نہاد ماسٹر ڈگری ہولڈر ٹیچروں سے بہتر معلومات رکھتا تھا۔
بہر حال یونس صاحب کے اس برتاؤ سے ان کے دیگر ساتھیوں کو بھی بہت چڑ تھی چونکہ
وہ ان کی نسبت بہت زیادہ ڈیوٹی کرتے تھے اور یہ بہت کم ڈیوٹی کرتا
علی زمان صاحب سے مجھے ایک پوسٹ کا علم ہوا اور یہ لوگ ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں
کہ وہ ان سائل کو ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں مذکورہ سے مجھے یہ علم بھی ہوا کہ مشرف
دور میں ایک کرنل نے ادارہ پر اچانک ریڈ کیا تو مذکورہ یونس صاحب حسب معمول
بہت دیر سے آئے کرنل صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کچھ پڑھایا بھی کرتے ہیں تو انہوں نے کہا
کہ ہم نے تو یہاں انگریزی کی کتابیں رکھیں کرنل صاحب نے کہا کہ چہرہ تو بہت کچھ بتا رہا
رہا ہے کہ تم کتنے محنتی ہو۔
22- مذکورہ یونس صاحب ادارہ کی گاڑی گم ہونے کے ذمہ دار بھی ہیں چونکہ یہ ان گروہوں
میں شامل ہیں جنہوں نے سابق سپرنٹنڈنٹ صاحبزادہ شمس الرحمٰن کو مجبور کیا کہ وہ
ادارہ کو اس عمارت کی بجائے چنار روڈ ایبٹ آباد میں واقع عمارت منتقل کریں
وہاں سے جائے جہاں گاڑی چوری کا واقعہ پیش آیا جب صاحبزادہ شمس الرحمٰن
اور خلیل الرحمٰن نے سٹاف کا یہ مطالبہ ماننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ
چونکہ جس عمارت میں آپ لوگ ادارہ کو منتقل کروانا چاہ رہے ہیں وہاں ایک تو
سیڑھیاں بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے معذور بچوں کو بالخصوص جانوں کو خطرہ
ہے تو یونس صاحب نے کہا کہ شکر نہیں کرتے کہ کوئی ایک تو کم ہوگا۔
دراصل یونس صاحب کو چنار روڈ والی عمارت میں آنے میں دو گاڑیاں تبدیل کرنا پڑتی
وہیں ان کی اپنی گاڑی بھی موجود ہے اور خود وہ چوک میں آنے کیلئے وقت اور پیسے کی بچت تھی
یہ گھٹیا شخص یونس جو کہ نامعلوم کس کا صرف اٹھوں میں ہے اور اس کو پوری بھی دلا رکھا ہے۔

اور اس کے اور بھی فنڈ آئے اور ان ہی لیکن اس نے چند روپے کمر رہ بچانے کیلئے نا صرف مسز [illegible] زندگی کو خطرے میں ڈالا بلکہ ادارہ کی گاڑی بھی ایسے لوگوں کی وجہ سے ختم ہو گئی۔

صاحبزادہ شمس الرحمن نے یہ بھی کہا کہ اس عمارت میں گاڑی کھڑی کرنے کی کوئی جگہ نہیں تو مسز [illegible] علی زمان نے بار بار غصے سے کہا (گاڑی جائے جہنم میں ویسے بھی یہ گاڑی ہمارے کسی کام کی نہیں اور سوائے فضل محمود صاحب کے (اور ان) بیگم کے اس کو اپنے مفادات کیلئے استعمال کیا اور اپنے بچوں کو سیر سپاٹے کرواتے رہے) علی زمان صاحب بڑے فخر سے یہ الفاظ کہا کرتے تھے کہ انہوں نے شمس کو یہ بات کہی یہ لوگ مذکورہ شمس الرحمن کو دھمکیاں بھی دیتے رہے جن میں سرِ فہرست عبدالرشید صاحب بھی شامل ہیں جو عام طور پر تو شریف النفس انسان کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں مگر کرپشن اور اقربا پروری سے ان کا دامن بھی پاک نہیں اور ان لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے صاحبزادہ شمس اور لوگوں کے ساتھ مل کر کہا کرتے تھے کہ (اگر آج اس نے ہماری بات نہ مانی تو ہمارے ہم سے تعلق نہیں ہوگا) اور یہ باتیں بھی میں مذکورہ بالا حلفیہ الفاظ دہراتے ہوئے کہہ رہا ہوں۔

23 یہ کہ مسز [illegible] جو کہ تنظیم PAB کی جانب سے قائم کردہ نابینا طالبات کے ادارہ (انڈس ہاؤس سکول فار دا بلائنڈ) گرلز ایبٹ آباد پر قابض ہو کر اس نے اسے اپنی ذاتی ملکیت میں تبدیل کر دیا تھا اور تنظیم الگ کر کے انڈس ہاؤس ہو بنا لی اور ادارہ کا نام اپنے مسلک کی وجہ سے انڈس ہاؤس سکول القادری بھی رکھ دیا تھا۔

ادارہ مذکورہ کی گاڑی جو اسے ڈونیشن (Donation) میں ملی تھی کو بھی ذاتی تصرف میں لاتے ہوئے جہاں اپنے گئی اور کام سر انجام دیتا اس گاڑی پر اپنے گھر کا سامان ادارہ ایبٹ آباد سے مذکورہ انڈس ہاؤس آیا جاتا تھا تو جس عمارت میں یہ لوگ اور ادارہ کو منتقل کرنا چاہتے تھے وہ عمارت انڈس ہاؤس کے قریب تھی جہاں ایاز با آسانی بچوں کو ختم ہونے سے پہلے ہی انڈس ہاؤس جا سکتا تھا ادارہ بلکہ۔

دونوں اداروں کو با آسانی کنٹرول بھی کر سکتا تھا۔
چنانچہ اس کے ایک مخالف تجمل حسین ہاشمی کو بھی چیئرمین کی عمارت سے بے دخل کر دیا گیا
کیونکہ ایاز کا مفاد یہ تھا اس لیے اس پر زور دیا جا رہا تھا اور کوئی کچھ بھی نہیں کر پا رہا / کر سکتا۔
ایک دن ہم اپنے سٹاف ممبر کو لیگل ایسوسی ایٹ کے بیٹے کی شادی کی
تقریب میں شرکت کر کے واپس آ رہے تھے تو مجھے پتہ لگا کہ سب کو راستے میں ہی ایاز نے
اپنے دفتر پہنچنے سے پہلے گاڑی سے اتار لیا اور کہا کہ یہ آخری دن تھا ... اور
عمارت کی تبدیلی کے حوالے سے بھی میٹنگ کرنی ہے ایاز اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے
نہایت ہی بے تاب تھا اور دیوانہ وار سر دھڑ کی بازی لگا رہا تھا۔
اضافہ: مجھے جو حسب عادت ایاز نابینا افراد کے اجتماعی معاملات سے دور رکھتا تھا تو
اس مرتبہ بھی اس نے ایسا ہی کیا
7-6 مذکورہ بالا مقصد کے لیے بچوں کو بھی استعمال کیا گیا اور ادارے کے واش روم
میں کرسیاں پھینکوا دی گئیں تاکہ گٹر بند ہو جائے اور یہاں پر رہنا محال ہو جائے
نیز انہیں یہ لالچ بھی دیا گیا کہ ان کے والدین جلدی جلدی اٹھیں گے پھر انہیں
با آسانی لے جائیں گے حالانکہ ان کے والدین تو بینا ہیں مگر نابینا افراد کے لیے
خلاف قانون ناقابل رسائی جگہ کا انتخاب ذاتی مفاد کے لیے کیا گیا جہاں ٹریفک
کی بھی بھرمار تھی
جناب والا! ایک طرف تو موجودہ حکومت اور ... پاکستان تحریک انصاف
خصوصاً وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ ان
عمارات پر یقین رکھتے ہیں جہاں سیڑھیاں نہ ہوں اور معذور افراد کے لیے قابل رسائی ہوں
اور قوانین اور پالیسیز بھی یہی کہتی ہیں نیز انہی سرکاری ... کے
جو جائیکا جاپانی ایجنسی کی طرف سے پاکستان میں لانچ کیا گیا تھا
جس کی سرپرستی ... سپیشلائزنگ ٹیم کا ایک رکن صاحبزادہ شمس الرحمٰن تھا
ان لوگوں کا بھی اسی پر زور تھا ... مذکورہ صاحبزادہ شمس الرحمٰن ادارے
مذکورہ جگہ لانے کے خلاف تھا مگر جو بیوروکریسی ... کے
جانے والوں نے تمام تر قوانین اور ... کو بالائے طاق رکھ کر ... کسی بھی بات کی

سپرداری کرتے ہوئے محض اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل کے لیے اور بے حسی کی انتہا کرتے ہوئے
ایک دن صاحبزادہ شمس الرحمن اور اس کے اہلکاروں کی سپرداری کرتے ہوئے خود ہی
ادارہ کا سامان مذکورہ عمارت میں منتقل کرنا شروع کر دیا اور موصوف کچھ بھی
نہ کر سکے۔ جناب والا! اگر قانون کا خلاف ہوتا تو بھی اس کے بدلنے کا ایک
طریقہ کار موجود ہے لیکن ان لوگوں کو قانون کی پرواہ ہوگی تو وہ ایسا کرتے
ان لوگوں کا تو یہ ماننا ہے کہ قانون ہمارے گھر کی لونڈی ہے اور یہ ہمارے گھر کا ہی ہوا کام کرتا ہے۔
اور اس واقعہ کی اطلاع بھی ہوا کہ میرے کسی نے بھی کسی متعلقہ اہلکار کو نزدیکی
حکام میں بار بار اپنی درخواستوں کے ذریعے گارڈن والے مسئلے سمیت دیگر مسائل پر
تحفظات کا اظہار کیا مگر کسی نے اس طرح کوئی توجہ نہیں دی۔ کچھ عرصہ پہلے میں نے مذکورہ
سیکرٹری سوشل ویلفیئر کے نام تین صفحات کی رپورٹ میں یہ واقعہ
وضاحت سے بھی بیان ہوا۔

25- میں گارڈن کی گمشدگی کا ذکر شمشاد بیگم کا لکھا جس کی وضاحت میں اس حوالے سے
رنگوں اور سپارہ بھی ہو چکی تحقیق میں شامل جناب علی زمان صاحب مجھے یہ بھی کہا کرتے تھے کہ تم
یہ بھی لکھو کہ ادارہ کی گاڑی کاغذات میں تو گزشتہ تین سال سے چل رہی ہے مگر
حقیقت میں وہ گھر کی ہے اور اس کا بجٹ شمشاد بیگم اور سابق ڈی ایس او
سوشل ویلفیئر ایبٹ آباد نیاز صاحب مل کر کھا رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ
شمشاد بیگم کے ساتھ ایاز کے دیرینہ تعلقات ہیں اور یہ ایاز وغیرہ اس سے
اتنے بے تکلف ہیں کہ اسے اکثر اوقات "میڈم" کی بجائے "شمشاد باجی"
کہتے ہیں اور مذکورہ شمشاد بیگم نے مجھ سے ٹیلیفون کال میں کہا تھا کہ اس کے
[illegible] ہوئے 1990ء کی دہائی سے ایاز سے دیرینہ تعلقات ہیں۔ میرا موبائل نمبر
0313-5925351 جو آجکل تنخواہ وغیرہ کے مسائل بندش اور دیگر حالات سے سخت پریشانی
کے باعث اور میرا موبائل خراب ہو جانے کے باعث میرا زیر استعمال نہیں
کیونکہ اب میں نیا موبائل خریدنے سے قاصر ہوں [illegible] 2019ء میں
میری اور شمشاد کی بات ہوئی تھی جس کا نمبر اب مجھے یاد نہیں مگر اس کے شناختی کارڈ سے
اس کی تمام ہونے والی کالز کا ریکارڈ CDR حاصل کیا جا سکتا ہے
کہ انتہائی اہم ریکارڈ ہے مگر میرے سابق وکیل صاحب نے مجھے کہا تھا کہ

فوجداری کے اکثر مقدمات میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی اور کسی بھی
وقت CDR یا ٹیلیفونک ریکارڈ حاصل کیا جا سکتا ہے

26 یہ کہنا غلط ہے کہ ریکارڈ سے شہادت [illegible] بہت سے جرائم کی نشاندہی ہو سکتی ہے
[illegible] کا [illegible] ریکارڈ [illegible] شہادت کا [illegible] ریکارڈ [illegible]
سے بہت سے جرائم کی نشاندہی ہوتی ہے [illegible] ثابت ہو [illegible]
[illegible] ان شاء اللہ [illegible] ثابت ہو جائے گا
کرنا اپنا اغوا کے بارے میں CM کیا [illegible] اور خصوصاً [illegible]
(میں بلال [illegible]) اور یہ
[illegible] جناب والا [illegible] نابینا کو (اللہ
[illegible] بار بار [illegible]
کرنا خلاف [illegible] اور [illegible]
اپنے [illegible] کی اجازت [illegible]
اس کے [illegible] لوگ اپنی [illegible]
ٹیلیفونک ریکارڈ [illegible]
منظم [illegible] 03/15 [illegible] نابینا افراد [illegible]
(03/15-5373166) [illegible] جناب علی [illegible] صاحب [illegible]

27 [illegible] ریکارڈ
[illegible] بیان [illegible] کالز [illegible]
[illegible] جرائم کی نشاندہی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا اظہار کی
[illegible] چلتا ہے کہ [illegible] کا
[illegible] 1921 [illegible] کو [illegible]
[illegible] کروا رہا ہے

نوٹ: [illegible] سائل نے [illegible] ریکارڈ [illegible] متعلق تحقیقات / اقدام [illegible]
[illegible] DVD [illegible] ریکارڈ [illegible] e-mail [illegible]
[illegible] سائل کے خلاف [illegible] فوجداری [illegible]
[illegible] 2014-11-22 [illegible] 0346 [illegible]
[illegible] زیر دفعات 337 + PPC 11 [illegible] عدالت [illegible] (1)
[illegible]

مقدمہ نمبر (42/VIII) میں مشتمل DVD جمع کروایا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے ان لوگوں کے اور میرے معاملات
جیسا کہ مندرجہ بالا تفصیلات سے بھی ظاہر ہے کہ وہ کورٹ ایف آئی آر (FIR) اس سے پہلے کے ہیں اور
یہ لوگ پہلے بھی میرے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں اور میری طرف سے مختلف فورمز پر نامزد ملزمان ہیں جو
کہ میرے خلاف [illegible] اور کورٹ میں جا سکتے ہیں اور تاکہ ثابت شدہ / تسلیم شدہ حقائق پر انہیں فوری سزا ہو
اور تحقیق طلب معاملات کی انکوائری کا حکم دیا جائے جو کہ ہر قسم سے افسوسناک طور پر نہیں ہو سکا
اور میرا بار بار چیخنے چلانے اور [illegible] بیٹھنے کے باوجود کہیں سے بھی میری داد رسی نہ ہو سکی
جس میں خصوصاً میری عدالت عظمیٰ (Supreme court) پاکستان اور عدالت عالیہ پشاور ہائیکورٹ بنچ
سے اپیل ہو گی کہ ان ججز صاحبان کی بھی انکوائری اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے
انہوں نے ان ٹھوس حقائق و شواہد اور ناقابل تردید ثبوتوں کو نظر انداز کر کے مجھے
ان لوگوں کو چھوڑ دیا جو نہ صرف میرے لیے بلکہ ملک و قوم اور معاشرے کیلئے بھی خطرناک ہیں اور
ایسے قاتل ہیں اور مجھے ناکافی ریلیف دے [illegible] مقدمہ ہے پر [illegible] اور [illegible] کرنے پر
اکتفا کیا ہو کہ عدالتی احکامات کے باوجود بھی مجھے بحال نہیں کیا جا رہا جس کے خلاف مجھے مجبوراً
توہین عدالت کی درخواست بھی دائر کرنی پڑ گئی
افسوس اور افسوس کہ میرے پاس وسائل نہیں ورنہ میں ان دونوں فیصلوں کے خلاف اپیل میں جا سکتا تھا
جج صاحبان نے بھی میرے ساتھ تعاون نہیں کیا اور ان لوگوں کو فائدہ پہنچایا [illegible] صرف میری
زبان پر تالے لگائے اور مجھے بیڑیاں [illegible] پہنائیں بلکہ خود بھی وہ دلائل نہیں دیے جو میں
چاہتا تھا [illegible] میرا ریکارڈ انہوں نے مجھے طرح طرح احتراز کیا اور نہ ہی انہوں نے [illegible] کی اور نہ ہی مجھے
اپیل کرنے دی حالانکہ میں قبل ازیں بھی بار بار دست بستہ [illegible] زبانی اور تحریری طور پر
[illegible] اور اپیل کر چکا تھا کہ حکومت اور ریاست کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس کے سامنے جو
جرم آئے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے جیسا کہ [illegible] اور [illegible] سامنے ہیں
اور [illegible] خفیہ اداروں کا قیام بھی اسی مقصد کے لیے عمل میں لایا گیا تھا کہ بغیر کسی
شکایت کنندہ کے بھی از خود ریاستی اداروں کے نوٹس میں جو ایکشن ایبل جرم سامنے آئے
اس پر ایکشن لیا جائے مگر جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ عدالتی [illegible] محدود [illegible] معاملہ
ایک سال میں محدود رہی اور اس کے بھی تمام پہلوؤں کا احاطہ نہ کیا گیا اور میرے خلاف جو
جرم سامنے آئی اس کو تو ایکشن ایبل قرار دیا جاتا مگر ان لوگوں کے جو جرم سامنے آئے ان کا اور مجھے مجرم ثابت کیا

جو خود ان لوگوں نے اپنے جرائم تسلیم کیے اور میں نے جو اپنے بیان میں کہا کہ ان پر قتل اور فسادات
دہشت گردی کا مقدمہ بھی دائر کیا جائے تو ان سب لوگوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے انہیں کو تمام
سے کیا گیا علاوہ ازیں میں نے [illegible] وکلا صاحبان سے بھی کہا تھا کہ تسلیم شدہ اور ثابت شدہ
حقائق پر کوئی بھی شخص فوری طور پر [illegible] گرفتار ہو جانا چاہیے اور میرے سابق سابق
وکیل عبدالعزیز منگولی صاحب [illegible] کہا کہ اگر اس نے اپنا جرم مان لیا تو
اسے بھی فوراً سزا ہو جائے گی لیکن اگر اس نے انکار کیا تو کیس آگے چلے گا
میرے سابق پالیسر (Pauper) کونسل ناصر مشتاق کے سیل نمبر 0346-9583436 پر [illegible]
مذکورہ بالا سیل نمبر کال ریکارڈ [illegible] قابل ملاحظہ ہے جس نے [illegible] بار بار [illegible]
کہ میں ان لوگوں کے خلاف درخواستوں میں جو کچھ لکھا اس کو بھی نظر انداز کر دیا جائے
اور [illegible] ہدایت [illegible] کیا جائے اور جن لوگوں کو چھپایا [illegible]
اور [illegible] کے لیے اصل بنیادی مسائل کو چھوڑ کر [illegible] 9 [illegible]
بنیادی مسئلہ [illegible] اگر [illegible] عبدالعزیز [illegible] تسلیم نہیں کیا۔
PTI (Physical training instructor)
یہ کہ میرے [illegible] محمد [illegible] اور محمد علی زمان صاحبان کے [illegible] خالد محمود [illegible] صاحب جو 28
میں مسائل کی طرف [illegible] کہ وہ بانی پاکستان بابائے قوم حضرت
قائد اعظم محمد علی جناح رح کو گالیاں بکتے ہیں [illegible] انہیں تسلیم [illegible]
اور میں [illegible] الفاظ [illegible] اگر [illegible]
تو مجھے قیامت کے دن [illegible] دست مبارک سے حوض کوثر کا جام اور ان کی
شفاعت نصیب نہ ہو اور [illegible]
اگر یہ سچے ہیں تو میدان میں آ جائیں مگر مذکورہ [illegible]
اور یہ لوگ قائد اعظم رح کی عزت کرنے کو باعث ننگ سمجھتے ہیں اور انہیں [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible] میری طرف [illegible]
[illegible]
اور ملک سے غداری کا [illegible] ثبوت ہے
یہ کہ جب جج [illegible] بیان کرنے کے [illegible] 29
اور قائد اعظم کے متعلق [illegible]

درخواست لکھ ڈالی اور اس بات پر بھی احتجاج کیا کہ کیا ہو جاتا اگر انہیں قسم دی جاتی
تو وہیں عدالت میں کہ پانچ منٹ میں فیصلہ ہو جاتا اور وہ لوگ وہیں گرفتار ہو جاتے تو
اُن سے جان چھوٹ جاتی۔

جج صاحب کی انکوائری انکوائریاں لگ گئی تھیں جس پر بھی یہ سب لوگ میرے خلاف ہو گئے
اور میرے خلاف یہ بلکہ بھی استعمال کرنے لگے کہ دیکھنا ہم تو پہلے ہی کہتے تھے جو کوئی اس کے ساتھ
شامل کرتا ہے یہ اس کو پھنسا دیتا ہے جیسا کہ شہناز صاحبہ یا اس کے ساتھ زندگی کر۔۔۔
اسی طرح شہناز خٹک صاحبہ بھی اسے میری کرنی ہی کہتیں مگر۔۔۔۔

وکیل ناظم مشتاق قائد اعظم کے متعلق کہتا ہے کہ (اسے تو میں خود گالیاں دیتا ہوں)
وہ قرآن خلاف عمل ہے دے آیا اُن میں میں نے مجھے بھی انگوٹھا کا نام آیا ہے
ملک جہانگیر ملک محمد جو کہ مخالف وکیل تھا اور ناظم مشتاق کا دوست ہے اس نے بھی
ساداہم (میڈم) شہناز خٹک صاحبہ کو اسا بیٹی کا رو الٹی سیدھی کرتے ہوئے کہا کہ
امیڈم اسی طرح تو ہیڈ کورٹ پرائس گھل نکل جائے گا

ایک مرتبہ ناظم مشتاق ابھی اپنے بھی گندا الفاظ خود ہی بیان ہوئے جو میرا رہا تھا
تو میں نے سوال کیا کہ قائد اعظم نے ہم از کم ہمیں ایسا ملک تو دیا جس میں آج ہماری
عزتیں تو محفوظ ہیں تو اس نے میرے خلاف مخالفین کی گندی زبان استعمال کرتے ہوئے
کہا کہ تمہیں کیا معلوم عزت کیا ہوتی ہے

مخالفین کی حد کو دیکھ کو شہناز خٹک کی سروس کی بھی بڑی فکر پڑ گئی اور ایک دن مجھے مخالفین کی
طرح بار بار جا دیکھی اور بھی آواز میں ڈرنٹ ڈبے کا نشانہ بنائے ہوئے کہنے لگا کہ تم نے
کبھی سوچا بھی کہ اس سے اس کی سروس کا کیا اثر پڑے گا جب بھی اس کو ہم وہ ہوشیار ہونا لگے کہ
تمہاری درخواست اور ضد کر کے انکوائری آ رہے آ جائے گی تو انکو اپنے جج کی تمام
حاضر سروس ہوتا اور میں نے کہا کہ یہ ہونا نہیں ہے وہ لا کے انکشاف سے اس کی عمر
رہتا ہی ایک الگ ہے اور مجھے یہ بھی نہیں بتایا جا رہا کہ اس انکوائری کی رپورٹ کیا ہیں؟

ملک ناظم مشتاق نے کہا کہ ہم الیکشن کی خاطر جیسے ملک ہو گئے ہیں
ایک دن میں اسلام آباد کو ناظم مشتاق کے دفتر والے نے کہا کہ [illegible] کہ
کہ میں نے اسلام آباد کا اور اس نے ہر بات کو کنٹرول کرنے کے لیے ہم تمہیں قتل کروا دیا تھا

راستے میں کسی منزل پر معروف وکیل جناب نعیم عباسی صاحب کا دفتر تھا جہاں 19/11/...
مجھے آں جناب کے حوالے کر کے واپس چلے گئے بعد میں بیٹے وکیل کا وہیں انتظار کرنا تھا کہ
جناب نعیم صاحب نے رحم کھاتے ہوئے مجھے وہاں اکیلے بٹھا کر انتظار کروانا کی بجائے اپنا
پاس ہی بٹھانا مناسب سمجھا اور فون پر ناصر صاحب کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ
وہ میرے مسائل کو بہتر سے ریسیو کریں۔
معلوم ہوا کہ آں جناب کے بچوں کے ماموں جناب ساجد صاحب مرحوم بھی نابینا تھے اور اس بنا پر
سے نابینا افراد کے درد و جذبات میں ہمدرد ہیں نابینا افراد کے حقوق اور
دیگر امور پر بھی بات چیت ہوئی لیکن ناصر صاحب وہاں نہیں گو اُن کی غیر موجودگی میں
زیادہ منہ چھپٹ لگا کر جب موصوف تشریف لائے تو انہوں نے خوامخواہ کی فضول اشتہار بازی
اور معاملہ میں مجھے ہیرا کرنا شروع کر دیا جب میں نے کہا کہ آپ نے اب تک کیا کیا ہے 19
درخواست کیس نہیں پڑھی گئی تھی؟ تو ناصر صاحب نے مجھے شعر پڑھانے شروع کر دیئے ہوئے کہا
(جب کر ہوا ہو تو نیس کر کے بیسوں ماری کی کھلے ہوئے ہم موقعے بیسوں نہ کر ملتا ہے (Base)
کام خراب کیا ہے)
9 / 8 مجھے صفحہ 9 کے دیگر پہلوؤں پر بھی طرح بات منہ کرنے اور یہ کہہ کر کھڑے چپ
کروا دیئے کہ ہم وکیل آپس میں بات کر رہے ہیں بہر حال جو قائد اعظم کے متعلق
اُن کے الفاظ مجھے انتہائی صدمہ اُنہیں خصوصاً مذکورہ بالا حلفیہ الفاظ کا چیلنج دیتا ہوں
اور میری ان کے سیل فون پر بھی بار بار اس جانب توجہ دلوائی جس سے انہوں
نے بات ہی نہیں ... اور ایک لفظ بھی اس بابت کسی سے نہ پوچھا نہ مجھے پوچھنے دیا
علاوہ ازیں یہ تکلیف بھی نہ اُٹھایا کہ میری طرف سے عذر کروا ان سے یہ الزام بھی بنایا
نعیم عباسی صاحب نے میرا عذر کروا کر بالا مطالبہ ان سے منسوب ہوتے انہیں بتا دینے کی
کہ جو میں سائل کی جانب سے 9.8 لوگ پہلے ہی سے نامزد ملزمان ہیں ان کو نوٹس ہونا کہ
کیس آپ اس کیس کا حصہ بنائیں اس سے گواہان مطلب ثابت ہو جائیں گے مگر
موصوف بار بار اس سے پہلو تہی کرتا رہا اور کہتے رہا کہ نامزد ملزمان ہونا کا
فائدہ جبھی ہے جب انہیں کہیں سے سزا ہوگی سو مگر میں نے موصوف کی بات نہ مانتے ہوئے
بضد ہو کر مذکورہ اپیل کو عدالت میں جمع کروایا جس پر دوسری طرح ملاحظہ ... کیا گیا

اور چونکہ میں زبانی طور پر بھی یہ بات کیا کرتا تھا کہ جج صاحب کو صرف شاید
صاحبزادہ شمس الرحمٰن کا نام ہی یاد رہا تو انہوں نے مجھے اس بنچ میں جنرل وی زیادتی
دیئے ہوئے صرف اسی کے حوالے سے لکھا کہ (مشتبہین (مزید ادی) صاحبزادہ
شمس الرحمٰن اپنے ہی سے ملزم محمد سجاد کے جانب (خود ناظر دخل الم تھا۔
30- یہ کہ جناب والا! کیا سٹاف اس بات پر بھی قابل گرفت نہیں کہ اور اس کی
عدالت صدر کو یہ جگہ نہیں کیوں اٹھائی گئی جہاں سے گاڑی گم / چوری ہوئی؟
اگر صاحبزادہ شمس الرحمٰن بقول سٹاف کے خود اکیلا اپنی مرضی سے 171 روزہ گھر
مذکورہ عمارت میں مستقل کا رہائش دار ہے تو اس کی ان لوگوں نے اطلاع کیوں
نہ دی؟ کم از کم خفیہ اطلاع ہی کر دیتے منیر حسن سائل کا درپیش مطالبہ
رہا ہے اور بھی ہے کہ اور صاحب ایبٹ آباد کو لکھی گئی درخواست جس میں بقول
عدالتوں کو بھی ارسال کر دی گئی کمیٹی میں یہ موقف بھی اختیار کیا گیا کہ
صاحبزادہ شمس الرحمٰن کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے کہ اس کے دور
میں یہاں عمارت کیوں لائی گئی اور اگر سٹاف اس کی دیت کو چیلنج کیا
تو اسے انہیں جواب طلبی کرتے ہوئے کوئی اظہار وجوہ نوٹس جاری کیوں
جاری نہ کیا اور کیوں ان کے خلاف کسی کارروائی نہ کی گئی وہ اکیلا ہی اس کا
ذمہ دار رہا یا باقی سب سٹاف بھی؟ ان لوگوں کا سخت محاسبہ لیا جا کر
انکو سزا دی جاوے۔
یہ کہ صاحبزادہ شمس الرحمٰن ناسو یا اس کے بعد آنے والا انچارج / سپرنٹنڈنٹ
قسمت ہے خان دونوں کے دور میں گاڑی ادارہ سے کئی میل کے فاصلے پر
ادارے کے باہر کھلے گیراج میں کھڑی رہی جس کا کوئی دروازہ بھی نہیں تھا کہ گاڑی جا سکتی ہے
جو کہ نہایت خطرناک عمل ثابت ہوا اور اس کی حفاظت کے لیے نہ تو گارڈ اندر اور نہ ہی
باہر کوئی ~~[illegible]~~ سیکورٹی شخص لگایا گیا حالانکہ گاڑی مار کو رہ کو سوشل ویلفیئر
کے کسی اور ادارے یا دفتر مثلاً ڈی ڈی او (DD) آفس یا دارالامان، ورکنگ وومن ہاسٹل یا
دفتر سیکرٹری وغیرہ میں بھی بعد از ضرورت برائے حفاظت منتقل کیا جا سکتا تھا جو نہ کیا گیا۔
جناب والا! کیا آپ نہیں سمجھتے کہ ایسے لاپرواہ لوگ کس طرح بیلٹ میں ہوا ہے سامان کی حفاظت کر سکتے ہیں

صاحبزادہ قسمت الرحمن کے حوالے سے یہ عمر احمد پیرزادہ سے یہ مطالبہ ہے کہ اس پر کم از کم اجانے اور اس
سے یہ پوچھا جائے کہ اس کے دور ادارہ کو اس عمارت میں کیوں منتقل کیا گیا کیا وہ اکیلا ہی
اس کا ذمہ دار ہے یا اس نے سٹاف کے دباؤ پر ایسا کیا؟ اگر سٹاف اس کی مرضی کے بغیر
ادارہ کو مذکورہ عمارت میں لے آیا تھا تو اس نے ان کی جواب طلبی کیوں نہ کی اور سٹاف پر تو
سوائے میرے کسی نے بھی اس واقعہ کی اطلاع بروقت متعلقہ اتھارٹیز کو کیوں نہ دی؟
کم از کم خفیہ اطلاع ہی کر دیتے لہٰذا تمام سٹاف قابل گرفت ہے مگر بجائے ان کے خلاف
ایکشن لینے کے انہیں چھوڑا جا رہا تھا اور باعزت ریٹائر ہونے اور باعزت مرنے کا موقع دیا جا رہا ہے
جیسا کہ کیس ورکر المشہود ولد نامعلوم اور اسی طرح صاحبزادہ قمر الرحمن
اور قسمت خان کو بھی بحال یا باعزت ریٹائر کر دیا گیا ہے حالانکہ مذکورہ قسمت خان کے
خلاف میں نے ایک سکیورٹی خدشات کے حوالے سے درخواست بنام ڈی پی او ایبٹ آباد
بعنوان ادارہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار اسپیشل ایجوکیشن ایبٹ آباد میں چوکیدار کی جگہ مالی
غفلت ... 29-06-2016 کو درخواست دی جسے تفتیشی حوالدار شہزاد خان ... نے
میری بدنیتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ میں سائل نے ادارے کے 19 سٹر کے ... والا تھا
اور میں سائل خدانخواستہ قسمت خان کو ... کر کے نوکری حاصل کرنے کے لیے ان لوگوں کے خلاف
بے جا درخواست بازی کر رہا ہوں حالانکہ جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ
بلیک میلر میں سائل نہیں بلکہ مذکوران خود ہیں اور مقصد مذکورہ کا میرے سائل کے خلاف
اسی بلیک میلنگ اور بدنیتی کا نتیجہ تھا جس سے الحمد للہ میں سائل اب بری ہو
چکنے کے بعد بھی اپنی مختلف شکایات اور درخواستوں کے ذریعے ان کی غلطیوں کی
نشاندہی اور اصلاح میں مصروف ہوں نیز ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے اپنے
اور اسپیشل کمیونٹی کے حقوق کے لیے کوشاں ہوں۔

13۔ یہ کہ مذکورہ تفتیشی نے یہ بھی قرار دیا تھا کہ یہاں سکیورٹی کے پہلے ہی کافی
اقدامات موجود ہیں اور میں سائل کی تجاویز اور درخواست پر مزید
کارروائی کی ضرورت نہیں اور یہاں تعداد بھی اتنی زیادہ نہیں کہ مذکورہ سکیورٹی
اقدامات کیے جا سکیں۔

حالانکہ میں سائل کی تجاویز سے ناصرف یہ کہ سیکورٹی معاملات درست اور بہتر ہو سکتے ہیں بلکہ ادارہ کی حد تک ضم ہونے کا امکان بھی ہو سکتا ہے جس کی تفصیلات میرے جانب سے حاصل یہ کہنا بھی ضروری ہے ... یہ قابل غور ہے کہ کیا مذکورہ تفتیش سمیت کسی سطح پر بھی یہ نظر نہیں آیا کہ ادارہ کی گاڑی کہاں کھڑی ہے؟ کیا کوئی ایسا بے وقوف مجرم با وقوف افسران بھی ہیں جو اپنے سامان کو یوں بے حفاظت باہر چھوڑ دیتے ہیں

سوم یہ کہ ادارہ کا نقشہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ اگر میں اپنے خلاف الزامات کو خود جائز ... ہی بات کروں جس میں ان لوگوں نے خود ہی پولیس کو نقشہ بنا کر دیا اس میں گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ کہاں ہے؟ نیز گاڑی موجود نہیں یہ بھی کوئی نہ کوئی نقشہ موجود کر دیا گیا ہے۔ اس میں گاڑی کا مقام کیوں بتایا گیا ہے اور گاڑی کہاں سے چوری ہوئی؟

چہارم یہ کہ ادارہ مذکورہ میں ناممکن ہے کہ گاڑی کھڑی کرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی اور ادارہ کے گیٹ سے داخلے کے وقت ہی سیڑھیاں شروع ہو جاتی تھیں جہاں سے گاڑی ان سیڑھیوں کو عبور کر کے نہیں جا سکتی تھی نیز وہ گلی بھی اتنا چھوٹا تھا کہ اس سے گاڑی گزر نہیں سکتی بلکہ جس گلی میں ادارہ کی عمارت واقع تھی اس گلی میں بھی کئی سیڑھیاں تھیں اور وہ گلی بھی نہایت تنگ تھی۔

پنجم یہ کہ مذکورہ درخواست جو قسمت خان کے خلاف لکھی گئی تھی کی فائل میں جو جواب جمع کرنے کی جانب سے جمع کروایا گیا تھا۔ اس میں وہ خط بھی شامل تھا جو مذکورہ قسمت خان نے مالک مکان کو تحریر کیا تھا جس میں اس نے ادارہ کی عمارت کی دیوار میں دراڑیں پڑنے کی شکایت بھی کی تھی اور اس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ تو پہلے ہی سے ادارہ کی عمارت کو بہتر بنانے اور سیکورٹی نقائص کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے چونکہ ایک طرف تو ناقص سیکورٹی اقدامات کا اعتراف ہے تو دوسری طرف اس نے یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ اس نے ادارہ کو مذکورہ عمارت میں منتقل نہیں کیا بلکہ یہ کام اس کے پیش رو کا ہے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جیسا کہ ان لوگوں کا موقف تھا کہ ادارے کے چوکیدار ہر
وقت / چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر موجود رہتے ہیں اور نہایت ہی مستعدی اور چستی
اور چالاکی و ہوشیاری سے اپنے فرائض منصبی بطریق احسن سرانجام دیتے تھے
تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر چوبیس گھنٹے یہ لوگ تعینات ہیں اور چوکیدار ہر رات کو جاگتا
رہتا تھا اور گاڑی ادارہ سے باہر نہیں جا سکتی اس کی نظر میں تو پھر اور چور گاڑی
نکالتے ہوئے اسے نظر بھی آئے تو وہ گاڑی کو روک نہیں پایا کیا اس کے پاس
اسلحہ نہیں تھا؟ کیا لوگ صرف ان تمام باتوں کو جھٹلا سکتے ہیں؟ کیا یہ اس بات سے
انکار کر سکتے ہیں کہ گاڑی کہاں سے چوری ہوئی؟ اگر یہ لوگ اپنی خفت مٹانے
کے لیے حقائق کو مسخ بھی کر دیں اور یہ بھی کہیں کہ گاڑی ادارے کے اندر سے
چوری ہوئی تو بقول ان کے ان کے اتنے قابل سٹاف کے ہوتے ہوئے گاڑی
کیسے چوری ہو گئی؟ جناب والا! سائل تو پہلے ہی شور مچا رہا تھا کہ ان
لوگوں کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہوتا اور بقول علی زمان صاحب کے پولیس نے بھی
ان سے کہا کہ ان چوکیداروں کے پاس چند روپے کی معمولی ڈنڈے کی لاٹھی بلکہ
کوئی چھڑی بھی نہیں ہوتی۔

یہ کہ سائل نے یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ مذکورہ چوکیدار ان کی تربیت
کا یہاں کیا معیار ہے اور کہیں ادارے سے ان لوگوں نے تربیت حاصل کی۔ بمطابق سابقہ کیا
اساتذہ اور کینٹین ورکرز کی پوسٹوں کے لیے کسی ٹیکنیکل سنٹر، ادارے سے تربیت اور اس
کا سرٹیفکیٹ ضروری ہوتا ہے تو دیگر سٹاف کے لیے ایسا کیوں ناگزیر ہوتا بلکہ یہاں کسی کو
بھی کوئی تحریری زبانی طور پر تفویض کر دی جاتی ہے اور اگر تحریری طور پر
بھی کی جائے تو اس کا معیار نہیں جانچا جاتا۔ یہاں کسی کو بھی خانساماں اور
کسی کو بھی چوکیدار کی ذمہ داریاں سونپ دی جاتی ہیں اور بقول علی زمان صاحب کے
جس دن مذکورہ گاڑی والا وقوعہ پیش آیا اس رات کو شاہنواز کی ڈیوٹی
تھی جو کہ چوکیدار نہیں بلکہ درجہ چہارم کی پوسٹ اسسٹنٹ کی پوسٹ پر تعینات
ہے جیسا کہ ہم کینٹین ورکرز کا کام ادارے سے باہر یعنی دیگر اداروں کے بیرونی گیٹ پر ان کی

کمپیوٹرز کی صفائی کرنا تھا جس کے لیے ادارہ کی ورکشاپ موجود تھی جس کے مطابق
میں پانچ مکینک اور کمپیوٹر کی پوزیشن پوسٹس ہیں۔ ایک بلڈنگ میں جو بنایا ہے اس میں ادارہ
الاٹ کر دیا ہے ایک ورکشاپ اور سپروائزر جس کا کام ہمارے سامان کی نگرانی کرنا ہے اور مجھول جانا کہ
مضبوط چیزیں ہماری مرمت کی کرنا ہے اور دوسری ورکشاپ ایڈمنسٹریشن میں جن کا کام
ہمارے لیے کرسیاں صاف کرنا ہے۔ کمپیوٹر کا میٹیریل فراہم کرنا اور ہمارے سامان کی
رکھا ہے جن میں سے ایک شاید ورکشاپ ایڈمنسٹریشن ہے جو ہم سے جو نمبر ہے۔ تھا ہے
کہ اس کا کام دن کا ہے اور رات کے کام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن یہ دن کو اپنے
معمول سے دار سیر ادارے کے نجی ادارہ (ایڈیٹ پاور سکول میں ڈیوٹی کرنا اور
وہاں سے بھی پیسے کماتا اور رات کو ادارہ بھی آئی بی (GIP) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف دی بلائنڈ
اسلام آباد میں یہ رات کو صرف سونے کے پیسے لیتا۔

علی زمان صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ایک مرتبہ ادارہ میں صدقہ کے بکرے آئے تو وہ کل
چوکیداران نے بہت گھر لے گئے اور پھر میں نے ان سے کہا کہ آپ بکرے کھا کر سو
جاتے ہیں اور آپ کو کوئی خبر نہیں ہوتی ہے یہ لیں تو ایک فقیر کو دوسرا فقیر بنا دیا گیا
چنانچہ ابا زکریا یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی بھی صدقہ خیرات اس کے ادارہ سے باہر جائے
اور ہمارے ادارے کے متعلق یہ کہا تھا کہ یہ سب ہماری ادارہ ہے یہاں صدقہ خیرات جائز نہیں
حالانکہ اس کے اوپر شمشاد بیگم بچوں کی زکوٰۃ کے پیسے بھی یہاں بند کر چکی تھی جسے آتے
ہوئی افسر ہوتے ہیں ہوئے بچوں کے زکوٰۃ کے پیسے کھاتے ہیں ہوئی بھی ہٹ کر رہ آئی بیگم صاحبہ کو دا
سردار سیار دان جھوٹی قسم سے کی تمام افسران پر چھاپے پڑوا اے آئی اور شمشاد بیگم
جس نے بہت سے زیادہ ادارہ کو نقصان کیا اور نقصان پہنچایا اور دیہات رخ کر کے
اس کے پیچھے لگائے ہیں کیونکہ یہ اُن کو بھی نوازتی رہی ہے دیگر افسران کو جو ادارہ میں
سے کسی قدر حصہ ملتے رہتے اور سٹاف کو نظر انداز اور بچوں کو کسی گھر خوش رکھے ہوتا اگر
شمشاد بیگم وہ افسر ہے جس نے اپنی شاطرانہ چالوں سے ادارہ (خود تو کھا گئی اور دوسروں کو
کو بھی کھانے دو) کی پالیسی پر عمل عمل درآمد کرتی رہی ہے کسی سے بھی کوئی
کام نہ لیا اور پڑھائی کا بیڑا غرق کر کے سب کو خوش رکھا۔

اب میرے دو برادران ان کے نام مہرو اور شمشاد ان کی ہیروئن تھا
جناب والا! ہم نے دوستانہ اور سہرا تھا کہ جو کچھ ہے اور اب جو جاگتا ہے اور جاگ رہا ہوتا کی
ضرورت لگاتا ہے یہ ہمارا محافظ ہوتا ہے اور اس کا مقابلہ کبھی کبھی خطرناک ڈاکوؤں اور
چوروں سے بھی ہوتا ہے اس کی نظر عقاب کی طرح تیز ہوتی ہے اور یہ ہر وقت ہر ایک
پر نظر رکھ سکتا ہے۔
جناب والا! میں سائل آجکل بوجہ الفیصل مرکز نابینا یونیورسٹی اور ٹاؤن اقبال
اقبال سٹیڈیم فیصل آباد میں مقیم ہوں اور درخواست بھی انہیں سے
لکھوا لیا ہوں اور یہ درخواست لکھنی تو کسی اور کو تھی لیکن چونکہ آجکل مرکز والے اس
کی وجہ سے پورا ملک لاک ڈاؤن ہے اور دفاتر بھی بند ہیں میں سائل خود بھی میری [illegible]
مگر رہ گیا ہوں میں نے سوچا کہ عزیز کو ان کی ریٹائرمنٹ جو کہ ۲۲ اپریل انہیں
بچانا انکوائری سے بچانے کی سازش بھی ہے سے قبل ہی پولیس کو مطلع کر کے
ان کے خلاف فوجداری دفعات کے تحت بھی مقدمہ درج کیا جائے کہ پولیس تو
بہر حال اپنا کام کرتی رہتی ہے اور یہ میرے پاس اس امر کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا
بہر حال جب میں سائل رات کا سفر کر کے صبح سویرے یہاں پہنچا اور ٹائلٹ
سے بھی شدید حاجت بھی تھی مگر ایک تو گیٹ بند تھا اور گارڈ بھی جاگ رہا تھا تو اس نے
مجھے وہیں روک لیا اور جب تک معاملہ واضح نہیں ہو گیا اس نے مجھے وہاں سے ہلنے بھی نہیں دیا
اور نہ ٹائلٹ بھی نہ جانے دیا اور مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کس مقصد کے لیے آئے ہو؟ میں نے بتایا
کہ میں یہاں بہر حال کو ملنے کے لیے آیا ہوں تو اس نے پوچھا کہ تم نے کس سے بات کی تھی یہ تو
خدا کا شکر ہے کہ میں یہاں پر اچانک نہیں آ گیا بلکہ ایک روز قبل یہاں کے ایڈمن منیجر
041-2633491 فون نمبر 0313-5944753 سے اور ادارہ کے فون نمبر
جناب شفیق صاحب سے والدہ کے موبائل نمبر
پر رابطہ کر کے پوچھ لیا تھا تو میں نے گارڈ سے ماجرہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ پھر شفیق صاحب
سے بات کر وا دو تو میں نے کہا کہ میرے پاس تو سستم ہے مگر موبائل نہیں ہے وہ ہر اس
کا شک مجھ پر اور بھی بڑھ گیا کہ جب یہ ۲۷ برس میں تمہارے پاس موبائل بھی نہیں ہے کوئی
تو پھر دے دو اور ... گر میں نے مجھے کہا حالانکہ میں سائل اپنی عادت کی بناء پر

خصوصاً سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں جمع کروائی گئی اپنی 32 صفحات کی رپورٹ میں
بتا چکا ہوں کہ شمشاد بیگم نے میں سائل کو اپنے بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا اور
میرے موبائل کی مخالفت کرتے ہوئے جب شہناز خٹک نے ہمیں صلح کا موقع دیا تھا اس
وقت بھی شمشاد بیگم نے اس وقت جب ہمیں ادارہ جی آئی بی (GIB) میں داخل
کیا تو سوائے والدین کے کسی کو بھی دفتر میں داخل نہ ہونے دیا تو مجھے اور اس
اقدام کو راستے میں چھوڑ کر مذاکرات کے لیے دفتر گئے تو شمشاد بیگم نے اس وقت
بھی مجھے موبائل سے کم دینے والے بندوں کو میرا ایڈریس دینے لگی اور ان
میں بھی کہنے لگی کہ والدین نے اسے موبائل ہی اس لیے لے کر دیا تھا کہ......

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بقول خود شمشاد وغیرہ کے میں خود کوئی بھی چیز خریدنے
کے از خود قادر نہیں ہوں تو مجھے مذکورہ نمبر جو ہے وہ کس نے
خرید کر دیا؟ یہی سوال جب میرے سابقہ وکیل مسٹر شیخ حبیب صاحب نے
ان سے کیا تو وہ کہنے لگے کہ اس بات کو چھوڑیں کیونکہ جب میں نے یہ بات
سنی تو میں فوراً سمجھ گئی کہ دال میں کچھ کالا ہے اور معاملہ کیس کرنے کا فیصلہ کر لیا
مسٹر شیخ حبیب صاحب وہ واحد وکیل تھے جنہوں نے دو طرفہ موقف سننے کے
بعد اور ادھر ادھر سے تسلیاں کرنے کے بعد انہوں نے میرا وکالت نامہ سائن کیا
لیکن یہ قصہ بہت طویل ہو جائے گا کہ کن کن اسباب کی بنا پر انہوں نے میرا
مقدمہ چھوڑا جس میں ایڈیشنل سیشن جج ون (I) ایبٹ آباد جناب ارشاد احمد خان
صاحب کی انا کا بڑا دخل تھا جو بدنیتی کی بنیاد پر میرے خلاف ہو گئے تھے

نوٹ: مذکورہ العمل کیس کے ظاہر ہی رہا طلب کے میرے کیس کے متعلق معلومات کی جا سکیں
چونکہ میرے مخالفین میرے بارے میں جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ میں ایک ذہنی مریضہ ہوں
اور یہ جگہ جگہ میرے بارے ... ہوتے ہیں کیا ہوا ہے ... اگر کوئی بھی
مخالفین کی جا بجا جانبداری کی طرف ... نظر ... ہے۔

جناب والا! اصل ... 2007 ...
اور الحمدللہ اس وقت بھی میرا ایمان ... ہوا۔

یادداشت (36)

یہ کہ من سائل قبل ازیں اسی ضلع ایبٹ آباد کے ایک اور ادارہ یعنی المینار سنٹر برائے
نابینا سنٹر برائے بالغان 279/ مکان نمبر 79 بی نادر خان والی نزد شبلی کالج
برائے طالبات گلی نمبر چار جناح آباد میں دسمبر 2006ء تا اپریل 2007ء
زیر تعلیم رہا اور میٹرک انہیں سے کیا جو کہ مذکورہ سنٹر کے ممبر ادارہ ان ہی من سائل کو
PAB ایبٹ آباد میں دور کرنے کے لیے یہاں بھیجا اور مذکورہ ایاز وغیرہ ہی سے
مجھے ان دونوں اداروں کا تعارف ہوا اور میٹرک کے بعد بھی گاہے بگاہے کسی
غرض سے مثلاً جناح آباد بورڈ سے سرٹیفکیٹ امتحان وغیرہ کی غرض سے آتا تو انہیں
انہیں دو اداروں میں سے کسی ایک میں اکثر قیام پذیر ہوتا۔ ادارہ مذکورہ المینار
نے بھی مجھے اچھے کردار کا سرٹیفکیٹ جاری کیا اور ایبٹ آباد ہسپتال بازار نمبر
سینٹرل ہسپتال روڈ میں واقع ادارہ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز جہاں سے
میں نے انگلش لرننگ اور کمپیوٹر کورسز کیے ہیں بھی مجھے اچھے کردار کا سرٹیفکیٹ جاری
کیا جو میرے ان مخالفین کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو کہتے ہیں کہ من سائل کی کسی سے کوئی
دشمنی نہیں ہوتی اور نہ ہی من سائل کو کوئی تنگ کرتا ہے جو کہ ان کے بقول
من سائل خود ہی عادتاً اور بہانہ ایسا کرتا ہوں اور کسی کی بھی من سائل سے نہیں بنتی
حالانکہ اگر یہ باتیں درست ہوتیں تو کوئی مجھے اس طرح کے سرٹیفکیٹس جاری نہ کرتا۔
یہ تحریر ہیں یا متعلق غلط اور جھوٹ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ کوئی بھی من سائل کے حق میں گواہی دینے
یا اس کی ضمانت دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور کوئی اس کے حق میں نہیں بول سکتا جو بھی کوئی
بولے گا یا ہوگا ہمیشہ اس کے خلاف ہی ہوگا۔

(37) یہ کہ اس علاقہ (سپلائی بازار ایبٹ آباد) میں ایک سنٹر IQ کوچنگ سنٹر PA کی
Approach میں بھی الحمد للہ میری اچھی عزت اور شہرت ہے (Pakistan Advance School System)
رہی جس کا گواہ مذکورہ تجمل حسین ولد ... بھی رہا اور معترف بھی جو کہ حلفیہ
طور پر میری باتوں کو نہیں جھٹلا سکتا اور اس نے ایاز کے مخالف یعنی اپنے ہی ہمسایہ
شمس الرحمن گروپ سے بھی میری تعریف کی ہے کہ یہ شخص انتہائی زبردست
انداز میں اپنی کمیونٹی کی نمائندگی کر رہا ہے۔

(38) یہ کہ مذکورہ محل حسین دانش نے ایک نابینا خاتون اور پاکستان تحریک انصاف کے
شعبہ معذوران کی سربراہ انعم نقوی سے بھی میرا تعارف کروایا جب میں
2013 میں وزیر اعظم عمران خان کی صحت یابی کی خوشی میں دیگ تقسیم
کر رہا تھا جو میں نے نذر مانی تھی اور میں جماعت کا ایک سرگرم رکن تھا۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس موقع پر اور دیگر مواقع پر مثلاً نمبر 1 ا ہم کی
شادی پر جب مذکورہ میرا مہمان بن کر گئے تو کیا میں انہیں نہر پر
نہیں دے سکتا تھا؟ اس وقت میں نے ایسا کیوں نہ کیا؟
وزیر اعظم کو چاہیے کہ وہ مذکورہ خاتون سے بھی میرے متعلق دریافت فرمائیں
اور ان کے نمبر کا بھی ریکارڈ بھی ملاحظہ کیا جائے۔ جناب والا! مجھے کیا معلوم تھا
کہ جسے میں بہترین جماعت سمجھ رہا تھا اور جس سے میں بہترین انصاف اور اچھی
حکومت کی توقع رکھتا تھا وہی گھٹیا ترین حکومت اور میری بدترین مخالف ہو
جائے گی۔ میں کبھی بھی تحریک انصاف سے یہ توقع نہیں رکھتا تھا کہ ظلم پر موقف کی
بنا پر میرے ساتھ ناانصافی کرنے کے بعد مجھے سزا دی جائے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے اس
بیان کے بعد اس درخواست کے حوالے سے بھی میری 12/2/12 میں سنوائی نہیں ہوگی لیکن میں
اتمام حجت کے طور پر عمران خان کے اس دور کی کل بھی کھری ناداری بتاتا ہوں کہ
ان کی پولیس ایس ایڈیل پولیس ہے جیسا کہ اس ایکٹ کی پولیس نے اپنے وزیر اعظم کو
کسر ہونے کے الزام میں گرفتار کیا اور آپ جو عمران خان کے حامی ہیں آپ اپنے
کیسے لگتے ہیں اپنا خود ضمیر کو بھی گرفتار نہیں کر سکتے (22-A)
(39) یہ کہ وزیر اعظم کا خود پنجاب اور علاقہ ہے ان سارا [illegible] ہائی لنظر ہے اور
ہمارا مذہب اور علماء کی یہی کہنا ہے۔ بدبین وہ جو مجھ پاک فوجا کا یہ
نظر ہے بہت پسند ہے کہ جرم کا باعث بننے والا اور مجرم کا ساتھی اور معاون
و مددگار بھی مجرم ہوتا ہے لیکن خود یہی حکومت اوپر سے نیچے تک
ساری ان کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ کیا خود مجرموں کے ساتھ ملی ہوئی تھی
تو پھر جناب والا! اگر آپ ان پر جرم نہ لگائیں تو آپ

کے خلاف A-22 کی کارروائی ہو سکتی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ شیطان خان
ہمارے خلاف کونسی کارروائی ہونی چاہیے؟

(40) یہ کہ وزیر اعظم عمران خان (شیطان خان) جو اس حدیث کا حوالہ دیا کرتا
ہے کہ پچھلی قومیں اس وجہ سے ہلاک و تباہ و برباد ہو گئیں کہ وہاں چھوٹا کے لیے الگ
اور بڑے کے لیے الگ قانون تھا۔ امیر کے لیے الگ اور غریب، کمزور اور طاقتور کے لیے الگ تھا۔
اور وہ کہتا تھا کہ اس کی حکومت میں ایسا نہیں ہوگا تو میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟؟

(41) یہ کہ وزیر اعظم شیطان خان کہتا تھا کہ آپ میرا رضاکار بنو، آپ مجھے
ووٹ دو اور سپورٹ کرو، اس وقت مجھے اکیلا نہ چھوڑو تو میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔
آپ بتائیں آج میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟؟ کونسا ایسا دروازہ ہے جہاں میں نے دستک
نہیں دی؟ کونسا ایسا دروازہ ہے جہاں سے مجھے دھتکارا نہیں گیا؟ حالانکہ میں سائل
نے محمد الیاس میں جو رجسٹرڈ کروایا اس میں ڈی وی ڈیز (DVD's) میں 19
ای میلز (E-mails) بمع ان کے سکرین شاٹس کے موجود ہیں جو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا
محمود خان، چیئرمین نیب (NAB)، سابق ایم این اے ڈاکٹر
محمد اسلم ... صاحب، سپیکر خیبر پختونخوا اسمبلی جناب مشتاق احمد
غنی صاحب اور خود وزیر اعظم کے ذاتی ای میل (Imrankhniazi@gmail.com)
پر بھیجی گئیں جو کہ انٹرنیٹ پر بھی مذکورہ ایڈریس دستیاب ہے۔ اور ان کا
ذاتی سیل نمبر جو کہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے 0300-5555940 پر جو میں نے
اپنے مذکورہ بالا نمبر کے علاوہ اپنے ایک اور سیل نمبر جو اس وقت میرے پاس ہے
0303-9709066 سے ایس ایم ایس کیے جن کے جواب میں وزیر اعظم نے جو اس وقت وزیر اعظم
نہیں تھے اپنا ذاتی ای میل ایڈریس کی آئی ڈی ارسال کی جو کہ مذکورہ بالا
ای میل آئی ڈی ہے۔ میں سائل اپنی جی میل اکاؤنٹ (I.Sajjad2017@gmail.com)
سے ان تمام درخواستوں کی نقول جو گاہے بگاہے مختلف حکام بالا کو
بھیجتا رہا اور ان 12 درخواستوں میں خصوصی طور پر جناب عمران صاحب
کا ذکر اور ان سے خطاب کر کے ... ثبوت بھی بھیجے گئے

درسال کیر کار رہا مگر بدقسمتی سے میں سائل کو اتنی اہمیت بھی نہ دی گئی جو کہ ایک بھونکنے والے کتے کی ہوتی ہے۔ جو آج میں سائل اس گھٹیا شخص کو اتنی اہمیت نہیں دیتا۔

مثی کیر کلم 42 اور خلفائے راشدین بالخصوص سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو آئیڈیل ماننے کے دعویدار اور ان کی مثالیں دینے والے تحریک انصاف کے پی اے (PA) طاہر ایوب صاحب سے جب میں نے ان کے ذاتی سیل نمبر پر رابطہ کیا جو کہ تمام نمبرات کا ریکارڈ بحوالہ [illegible] ہے تو انہوں نے میری جناب عمران خان صاحب سے ملنے کی درخواست کے جواب میں کہا کہ (انہیں عمران خان صاحب نہیں ملتے اس سلسلہ میں) اور یہ ریکارڈنگ بھی میں نے [illegible] جیو نیوز کے سی ای او جناب شکیل الرحمن صاحب کو انٹرنیٹ سے ان کا پتہ ڈھونڈ کر ارسال کی اور مذکورہ ریکارڈ جو میں سائل نے جیو کے علاوہ ARY کے [illegible] کے سربراہ [illegible] کے پتے پر بھی ارسال کیا مگر بے سود۔

ان سے اچھا تو بابا جیسے زمیندار مرحوم تھا جو ہر ایک [illegible] مثالوں پر پورا اترتے ہوئے سادہ لوح اور ملنسار [illegible] اور عمران خان سے اچھا تو جنرل محمد ضیاء الحق تھا جیسے سب [illegible] جو بیچارہ [illegible] تنخواہ لیتا اور اتنی [illegible] کے باوجود میں سائل ہر شخص کو ملتا تھا [illegible] بھی دیتا تھا

(42) اس سے اچھا تو وہ جہانگیر بادشاہ تھا جس کی زنجیر عدل بڑی مشہور تھی جو اس نے اپنے محل کے دروازے کے باہر لٹکا رکھی تھی تا کہ کوئی دربان بھی اس کے اور فریادی کے درمیان رکاوٹ نہ بن سکے اور اگر وہ سو بھی رہا ہو تو فریادی کے زنجیر ہلانے سے اس کی آواز سن کر وہ جاگ جائے اور خود باہر آ کر اس کا مسئلہ سنے جو کہ میں درخواست ہذا کے ذریعے سپریم کورٹ کے نوٹس میں بھی وزیر اعظم اور دیگر [illegible] لوگوں کی [illegible] کھولنا چاہتا ہوں جو ہماری فلاح و بہبود کے دعویدار بنے ہیں۔

36- یہ کہ محمد بلال جس نے میں رائٹ ٹو لیو (Right to live) آرگنائزیشن خلاف
ما شہید ہے اور نابینا افراد کے دیگر نام نہاد لیڈران مثلاً ثاقب محمود اور مذکورہ بجل
حسین دانش اور جہانگیر خان کو بھی میں نے مذکورہ ریکارڈ بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال
کے ارسال کیا جو کہ مذکورہ ای میل ایڈریس کے ریکارڈ میں Ephdanish@—
نام سے ظاہر ہو رہا ہے اور بلال نواز مذکورہ بلال صاحب کا نام کہنا ہو کہ ہمیشہ یہ لوگ ہر جگہ
اپنے آپ کو بڑے لیڈران ظاہر کرتے ہیں اور کسی اور کو بولنے بھی نہیں دیتے یعنی اظہار رائے کی آزادی
کو نہیں جانتے۔ نوٹ (1) مذکورہ بلال صاحب کا سیل نمبر 03326898781 ہے جس پر بھی میں ان
مذکورہ بالا سیل نمبر سے رابطے میں رہا اور والدہ کے مذکورہ بالا نمبر سے بھی۔
نوٹ (2) - مذکورہ [illegible] پروفیسر ثاقب محمود کا سیل نمبر 03469527638 تھا غالباً جس پر میرا
رابطہ اس وقت ہوا جب مذکورہ ایاز اور عکس گروپ میں کچھ غلط فہمی ہو گئی اور
پہلے یہ لوگ باہم میٹنگ کرتے اور پاگل کہتے تھے تو میں نے سوچا کہ ان کی باہم مخالفت
سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے جو کہ مذکورہ نمبر کا ریکارڈ بھی قابل ملاحظہ ہے جس میں ایاز اور عکس
وغیرہ کے جن جرائم کی تفصیلات ملتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مذکورہ شمشاد بیگم [illegible]
دارالامان کی حیثیت سے لڑکیاں استعمال کرنے میں بھی ملوث رہتی ہے۔
نوٹ (3) سپرنٹنڈنٹ دارالامان لازماً کوئی خاتون ہونی چاہیے لیکن ادارہ مذکورہ کا
انچارج رہا محمد اسحاق ثانی ایک مرد سوشل ویلفیئر آفیسر بھی رہا ہے اور یہ [illegible] سوشل
ویلفیئر آفیسر کی حیثیت سے بھی اس میٹنگ کا حصہ تھا جس نے [illegible] میری [illegible]
انکوائری کرکے کہا کہ یہاں کوئی [illegible] کوئی لاقانونیت اور کوئی [illegible] نہیں
اور من سائل کے پاس ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں نیز من سائل درخواست [illegible]
حالانکہ اس کا مذکورہ [illegible] خود اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ [illegible]
رنجیدہ من سائل ہیں مگر چونکہ ایاز کے ساتھ [illegible]
اور 9 ان لوگوں کی بہت سخت حامی بھی چنانچہ [illegible]
لوگ من سائل کے خلاف جو کچھ بھی چاہتے ہیں وہ بیان کیا جائے حالانکہ جب انسان کسی
[illegible] سے غیر مطمئن ہو کر کوئی اپیل کرتا ہے تو [illegible] مذکورہ [illegible]

کے نقائص کو دور کرنے اور ڈیڈل کا ازسر نو جائزہ لینے کا پابند ہوتی ہے لیکن کمشنر
نے 13 [illegible] 2016ء میں میرے انہیں منافقین مثلاً میاں اعجاز الحق ثانی کی جھوٹی انکوائری اور
صاحبزادہ شمس الرحمن کے اس قول پر کہ من سائل الزام بازی میں ملوث ہوں گا [illegible]
صادر کر دیا اور اس وقت سے جو کہ میری درخواست کی سماعت ہوتی ہوتی اپیلیٹ ٹربیونل میں
آ جاتی ہے تو اس پر اس طرح ذکر کر دی جاتی ہے اور یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ میرے [illegible] الزامات
ان لوگوں میں سے نہیں بلکہ باہر کسی کو بھی آزاد اور غیر جانبدار اختیار دی ہے۔
44۔ یہ کہ من سائل کی تمام باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے محکمہ نے 2016ء میں مذکورہ
ریاض الحق ثانی کو انکوائری سونپی جبکہ مذکورہ زیر حوالہ ایشو میں فریق تھا اور وہ جو ملک
جو عدالت میں زیر سماعت تھا لیکن اس کو پہلے سے سوچی سمجھی اور طے شدہ سکیم کے تحت
جھوٹی انکوائری کر کے من سائل کے خلاف مزید الزامات کا اضافہ کیا اور ایپلیٹ [illegible]
سوالوں کے دوران میں اگر کوئی [illegible] آئی تو وہ یہ کہ مذکورہ شخص کی دوسری جھوٹی
انکوائری [illegible] میرے خلاف الزامات کو بھی [illegible] کا حصہ بنائے ہوئے [illegible] رہے
کہا ہے کہ مذکورہ نام نہاد انکوائریاں محض رسمی کارروائی کرتے ہوئے صرف مجھے نوکری سے
نکلوانے کے لیے بنیادی [illegible] تیار کی گئی تھیں جن میں صرف اور صرف من سائل کو
کائنات کا بھیانک ترین اور بدترین کردار ظاہر کیا ہے تاکہ مکمل [illegible] محکمہ کو
انتہائی مطلوب ترین [illegible] اور دہشت گرد ظاہر کیا گیا اور بتایا گیا کہ سارا
سٹاف بہت اچھا اور تعاون کرنے والا ہے خصوصاً ایاز کو [illegible] من سائل
کو نا صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے [illegible] خطرہ [illegible] تو
اس شخص کو سمجھ ہے اور مجھ جان [illegible] لیکن اس نے اپنی [illegible] بلکہ مجھے
بھی ایڈ (Add) کیا ہے اور میری [illegible] آئی جی / اے [illegible] ایس [illegible] کیا ہے
میں یہ شخص مجھے کہتا تھا کہ آپ کی باتیں بہت اچھی ہوتی ہیں لیکن کاغذات میں
ریکارڈ جان [illegible] جھوٹا کر [illegible] کیا ہو کہ یہ تمام لوگ مذکورہ [illegible] گاڑی [illegible] بھی
سمیت تمام جرائم کے ذمہ دار ہیں جنہوں نے ان جرائم پر پردہ ڈالتے ہوئے
میری انتہائی غلط انکوائریاں کیں اور سارا [illegible] اس بات پر لگایا کہ مجھے

(میں) قدر شدید بدنام کر دیا جائے اور میرا ایک کو مجھ سے اتنا متنفر کیا جائے کہ کوئی بھی شخص
یا اتھارٹی مجھے سنجیدہ لینے یا مجھے سننے کے لیے تیار ہی نہ ہو اور ہر جگہ پر [illegible]
درخواست کے جواب میں یہ لوگ اپنے دماغ میں عذر گھڑ کر جھوٹ کے پلندے بھیجتے رہتا جنہیں
بعد ازاں عدالتوں نے بھی غلط قرار دے دیا تھا اور جن کے متعلق میری عذر [illegible] ریکارڈ پر موجود
46۔ یہ کہ من سائل کے خلاف دائر شدہ فوجداری مقدمہ کے فیصلے کے انتظار کیے بغیر
ہی من سائل کو موٴرخہ 23-09-2016 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا جس کا اطلاق
20-09-2016 سے کیا گیا جس کی کوئی قانونی حیثیت نہ تھی اور میری موجودگی میں
سیکرٹری پرسونل نے الیکشن آرڈرز پر برخاست لوگوں کو فوری طور پر بحال کیا لیکن
میرے کیس میں اس بات کا سرے سے ذکر ہی نہ کیا اور صرف الزام ہی اسی
بنیاد (قانونی تھا) بنا کر ہی جان چھڑا لی
47۔ یہ کہ من سائل نے عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہونے، انکوائری و ضوابط وغیرہ
کے زائد المیعاد ہونے، انکوائری غلط ہونے اور نام نہاد انکوائری آفیسر کے
متعصب ہونے وغیرہ کے حوالے سے محکمے کے اظہار وجوہ (Show cause notice)
نوٹس کا جواب بھی دیا اور محکمانہ اپیل بھی کی جس کا کوئی جواب نہ دیا گیا اور
نہ ہی من سائل کو شخصی سماعت کا موقع دیا گیا، نیز شوکاز نوٹس پر
مُسیر مجاز اتھارٹی یعنی ڈائریکٹر جنرل کی بجائے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل محروف خٹک کے دستخط
تھے جو پہلے بھی من سائل کے خلاف انتقامی کارروائیوں میں پیش پیش تھا جو کہ [illegible] کو
ایاز کی قریبی ساتھی [illegible] اور اُن کے سماجی بہبود و خصوصی تعلیم [illegible] ایاز کا
قریبی رشتہ دار بتایا جاتا ہے جس نے ڈائریکٹر جنرل کے اختیار کو خود استعمال کر کے
مجھے شوکاز نوٹس جاری کیا جسے سیکرٹری پرسونل نے سنگین لاقانونیت قرار
دیا مگر سزا پھر بھی نہ روکی حالانکہ اختیارات کا ناجائز استعمال کیا گیا تھا
من سائل نے پیش [illegible] اعتراضات کا حوالہ بھی دیا تھا جو کہ یہ تو من سائل
کو یاد نہیں کہ انہوں نے قانون کو کوئی [illegible] بعد ازاں [illegible] سیکرٹری
سے بھی وہ سامنے نہ آ سکی لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اختیارات

کے غلط استعمال کی قانون میں ۱۴ چودہ سال قید کی سزا ہے اور محکمہ لوکل
بھی سارا کا سارا عمل معلوم ہے ایسا نہ کیا کارروائی کرتا تھا۔ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔
18۔ یہ کہ من سائل نے محکمانہ اپیل کا فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں اندرون المیعاد
اپیل کے ذریعے مذکورہ سروس ٹریبونل خیبر پختونخواہ سے رجوع کیا جو کہ
اپیل نمبر 249/2017 اپیل بعنوان سجاد بنام حکومت درج ہوئی جو کہ تین سال
تک یعنی 2017-2020 دوران عرصہ 6 تا دو ماہ اس عرصہ تک عدالت میں
کیس چلتا رہا جس میں من سائل بغیر وکیل کے ذاتی حیثیت میں پیش ہوتا
رہا اگرچہ من سائل کا کیس بہت مضبوط تھا لیکن ٹریبونل کی بھرپور کوشش تھی
کہ کسی طرح میرے کیس سے جان چھڑائی جائے اور بات یا تاہم میری اپیل خارج
کردی جاتی اور یہ بھی کہا جاتا کہ مذکورہ فوجداری مقدمہ کے اختتام
کا انتظار کیا جائے مزید کارروائی آگے بڑھائی جائے گی تاکہ کسی طرح من سائل کو سزا
ہو جائے اور من سائل کو جن مراعات سے محروم کیا گیا تھا جس کے خلاف من سائل
نے اپیل کی تھی از خود ختم ہو جائے لیکن دریں اثناء الحمدللہ من سائل
مذکورہ فوجداری مقدمہ سے بری ہو گیا جس کا فیصلہ اور مذکورہ شکایات
کا ریکارڈ بشمول ڈی وی ڈی (DVD) مذکورہ سروس ٹریبونل میں بھی
جمع کروایا گیا ہے ہوں دونوں عدالتوں نے مذکورہ ریکارڈ دیکھے بغیر صرف
عدالتوں کے اور ممبر کی زبانی بحث کو ہی فیصلہ کا حصہ بنایا اور دوسری کی
چیزوں کو طور پر
19۔ یہ کہ جب وکلاء نے مخالف شدید خرافات و شرمندگی اٹھانا کے بعد سرکاری تمام
ہو گئے تو ایک جج صاحب نے ان کو بیکار سمجھ کے افسوس اور پریشان ہو کر فرمانے لگا کہ
(Available دستاویزات ریکارڈ پر تو اس بنیاد پر تو کوئی چیز ثابت ہی نہیں ہو رہی
لیکن پھر بھی کہا ہے ہم اس کو بحال کر دیتے ہیں اور منشی ان کو ان کا حکم دے رہے ہیں
معاملہ کیا ہے؟) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب کے سب محکمہ و جج سزا دینے
کے لیے تلے ہوئے ہیں اور عدالتوں پر اس حوالے سے کتنا پریشر دیا گیا تھا۔

یہ کہ میں سائل ایک انتہائی غریب شخص ہوں اور مذکورہ بالا ریکارڈ فراہم کرنے سے قاصر ہوں لہٰذا گزارش کی جاتی ہے کہ جن مقدمات جو نمبر ۵ کا حوالہ دیا جا چکا ہے ان کا ریکارڈ متعلقہ فورمز (Forums) سے کہ مذکورہ ڈی ڈی او ایز سے حاصل کیا جا کر تفتیش کا حصہ بنایا جائے۔ (DDO's)

(5) یہ کہ محکمے نے عدالت میں سفید جھوٹ بولا کہ میں سائل نے تمام قانونی تقاضے پورے نہ کرتے ہوئے ٹریبونل میں اپیل کرنے سے قبل برخاستگی کے خلاف ایک ماہ کے اندر اندر محکمانہ اپیل نہ کی اور اس اپیل کی بنیاد ہی غلط ہے جو کہ درحقیقت میں سائل نے اندرون المیعاد اپیل بنام سیکرٹری محکمہ سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کو ڈائریکٹر کے توسط سے اور ڈائریکٹر ہیڈکوارٹر سے جاری شدہ آرڈر نمبر 143/48 ک کے مورخہ 8-10-2016 کو اپیل کی تھی جس کے سلسلے میں (Fallow up) نہ تو میں سائل کو طلب کیا گیا نہ اس کا جواب دیا گیا اور اگر جواب دیا بھی جاتا تو ان لوگوں نے اپیل خارج ہی کرنی تھی نیز اپیل کا کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ ان لوگوں میں اتنی جرأت ہی کہاں تھی کہ ایاز وحید قریشی صاحب کے خلاف کوئی لب کشائی کر سکتے کیا ان لوگوں نے کبھی ایاز وحید قریشی کی کبھی کوئی جواب طلبی کی؟ اگر ریکارڈ میں ان کی کوئی جواب طلبی ملے بھی تو وہ الیاس صاحب کے دور میں ریکارڈ ہوگی مذکورہ یونس شمیم کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کئی شارٹ لیوز (Short Leaves) اور ایکسپلینیشن کالز (Explanation Calls) پھاڑی ہیں جس کے لیے بھی میں مذکورہ حلفیہ الفاظ دہراتا ہوں اور اگر یہ سچے ہیں تو میری الگ ایک بات کو مذکورہ حلفیہ الفاظ سے جھٹلائیں نا صرف درخواست ہذا بلکہ دیگر درخواستوں کے حوالے سے بھی۔

جناب والا! یہ جس بات کا بھی انکار کریں انہیں سخت سے سخت قسم دی جائے اور ان کا سخت سے سخت ~~[illegible]~~ ریمانڈ بھی لیا جائے۔

(6) یہ کہ ہماری بدنصیبی یہ بھی ہے کہ ہماری عدالتیں ایسے لوگوں کی جلدی ضمانت لے لیتی ہیں جس کے لیے ان کے ناقابلِ ضمانت وارنٹ ضروری ہیں اور میں سائل ان لوگوں کے خلاف جو بھی درخواست دیتا رہا پہلے تو اسے سنجیدگی سے ہی نہیں لیا

اگر کیس بہت ہی زیادہ
جا رہا ہو اور کوئی (FIR) ایف آئی آر کٹتی ہی نہیں لیتی
پولیس مجبور ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ سی آر پی سی 107 کے تحت پولیس
کارروائی کو بھی آگے نہیں بڑھنے دیا جاتا اور اس
تاکہ ... دیتی ہے اور اس میں بھی کارروائی ... ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی ہو
کسی بھی یہ لوگ خلاف ورزی کر ڈالتے ہیں مگر کبھی ان لوگوں کے خلاف ... ہوتا ہے کہ نابینا
(2) یہ کہ خود ان لوگوں کے بقول جج کا ذہن پہلے سے بنا ہوتا ہے کہ نابینا
شخص کو ہر صورت میں بری ہی کرنا ہے اور اس کو بری کرنے کا الزام جواز نہ
بہانہ تلاش کیا جاتا ہے مثلاً ایسے جج بھی ہوتے ہیں جنہیں نابینا افراد کے متعلق
اتنی معلومات ہی نہیں ہوتیں میں مسائل ... کو رد کر دیا ہے ... حلفیہ الفاظ
سے چیلنج کرتا ہوں کہ اس نے بار ہا کہا کہ ایک نابینا جس کا نام توحید علی شاہ
توحید علی رضا بھی لیا جاتا ہے نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو جج نے سوال اٹھایا
کہ نابینا کیسے گولی چلا سکتا ہے حالانکہ اسلام ... چودہ سو سال پہلے ہی یہ ثابت کر
دیا تھا کہ نابینا شخص بھی کسی کو قتل کر سکتا ہے جن نابینا صحابہ کے اس حوالے سے واقعات
ہیں انہوں نے تو جائز اور اچھے مقاصد کے لیے قتل کیے تھے لیکن یہ اصل حقیقت عام لوگ
کی طرف سے منفی طور پر بھی استعمال ہو سکتی ہیں لیکن جب میں مسائل یہ بات کرتا تھا کہ
نابینا بالکل کام کر سکتا تھا اور دوسروں کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے اور اپنی معذوری کو
نہ جانتے ہوئے جہاں اچھے کام کر سکتا تھا وہاں برے کام اور جرائم بھی کر سکتا تھا تو میں ایسا
نہ سوچنے ... یہ لوگ وہی تو کہتے ہیں کہ ہم بیچارے نابینا ہیں ہم معذور ہیں مجبور ہیں ہم
نارمل لوگوں کی طرح ... کام کر سکتے اور کر سکتے ہیں چونکہ کوئی نابینا جرم
کرتا اور کر سکتا ہے لیکن جب پھنسنے لگتے ہیں تو انتہائی بیچارے مظلوم و مجبور اور
... کیس وہ ... میں ... بقول محمد کلیم ... دوست ... سکتے ہیں
ضلع ... وہ تو یہ لوگ کہتے ہیں ہم بیچارے نابینا نہیں لیکن جب ان کا
مقدمہ میں کیس پھنستا ہے تو ہم بیچارے بن جاتے ہیں اور تب تو یہ لوگ کہتے ہیں
معذوری مجبوری نہیں اور ہم ... اسپیشل نہیں بلکہ ڈفرنٹلی ایبل ہیں
یہ جرم ... کر سکتے میری ... بہانہ ... تبدیل ہوا

کیا یہ زیر سوال واقعہ اگر کسی اور سے منسوب ہوتا تو کیا یہ لوگ مذکورہ بالا روش
روش اختیار نہ کرتے؟ میں معزز سپریم کورٹ آف پاکستان سے بھی
یہ سوال کرتا ہوں کہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ قانون سب کے لیے برابر اور بے امتیاز ہے
لیکن کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کسی بھی عدالت میں کسی ایک نابینا کو بھی جج بنایا گیا؟
اور کسی ایک نابینا کا بھی ہونا میرے اتنا سخت مراحل ہوا؟

(3) ایک یہ کہ میں سائل یہ بھی کہا کرتا تھا کہ دوسروں کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے ایسی
فلمیں اور ایسے ڈرامے بنائے جائیں جن میں نابینا معذور افراد کے کردار بھی بنائے
جائیں تاکہ معاشرہ کو ان شرپسندوں کے شر سے بھی محفوظ رکھا جائے اور یہ باور کروایا
جائے کہ اچھے اور برے لوگ ہر کمیونٹی میں پائے جاتے ہیں لیکن میں سائل پر اپنی
کمیونٹی کو بدنام کرنے کا الزام لگایا جاتا رہا تو کیا یہ خود ایسا نہیں کر رہے؟
نیز ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ نابینا سب کچھ کر سکتے ہیں
تو دوسری طرف متضاد طور پر نااہل سمجھ کر درمیان بھی معذوروں ان کی چھانٹی کی جاتی ہے
جو کہ ہمارے قواعد و ضوابط اور تحریک پاکستان کے خلاف ہے اور
مذکورہ زیر سوال واقعہ اور صرف نابینوں کی آڑ لے کر کے اس حوالے کو
اچھالنا بھی اسی امر کا بین ثبوت ہے حالانکہ قبل ازیں یہ لوگ میں سائل
پر الزام تراشی کرتے تھے کہ میں سائل معذوروں کا استحصال کرنے کے لیے ان لوگوں
لوگوں کے خلاف خطوط اور درخواستیں لکھ رہا ہوں۔
جناب سوال ہے کیا ان تمام معاملات کو اس نظر سے نہیں دیکھا جانا چاہیے اور
جن میں ان لوگوں کو معذوروں کا نام لے کر فائدہ دے کر ریلیف دیا گیا؟
PPB سمیت یا معذوروں سے متعلقہ کوئی بھی تنظیم یہ سب تنظیمات معذوروں کی فلاح کی
کی بجائے ہر مرحلے پر اپنی اور اپنے لوگوں کو دینے اور مخالفین کو کچلنے کے لیے استعمال
ہو رہی ہیں۔

(57) یہ کہ محمد بلال جو میں راشد ... آر ... سے تنہا ... کے
ایک کے سامنے ... [illegible] ... کہ میں معذوروں کا

پس ہم الیکٹر میں ہوں اور اپنی تعلیمی ملازمتیں شکوک و شبہات میں کہہ رہا ہوں کہ سپریم
کورٹ میں ملازموں کے لیے کیا تھا حالانکہ سپریم کورٹ جانے کا ارادہ تو میرا بھی
عرصہ دراز سے رہا ہے لیکن میں اپنے کیس کو زیادہ مضبوط بنانا چاہتا تھا اور
ریاستی اداروں اور حکام بالا (صاحب اختیار) کا صبر کا امتحان کرنا چاہتا تھا جیسا کہ
سپریم کورٹ نے نام کیس میں کہا تھا کہ غیب و حاضر کا جائزہ ہے ۔
میں فرسٹ ڈسکور دین ڈیزائر (First discove then desire) کا
قائل ہوں۔ میں نے اپنی شکایات میں بتا رکھا ہے کہ یہ لوگ کتنے جاہل ہیں اور کن
ناجائز طریقوں سے امتحانات پاس کر کے جعلی اسناد حاصل کرتے ہیں اور میں نے
پاکستان سٹیزن پورٹل پر اپنی شکایت KP250119-1948062 وغیرہ کے ذریعے مطالبہ
کیا تھا جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان مسائل کے حق میں کوئی بھی گواہی دینے کو تیار
نہیں ہوتا تو میں نے جنوبی وزیرستان سے تعلق رکھنے والے نور ولی خان جو اس وقت
لاہور میں ریڈ پالیسی پر تھا اور آجکل راولپنڈی میں مقیم تھا کو اس بات پر
آمادہ کیا کہ اگر تم آسودہ ... آباد ... نہیں تو بحیثیت مجموعی جو
خرابیاں پورے پاکستان کے محکمہ تعلیم میں پائی جانے والی خرابیاں مثلاً ریاضی اور
سائنس کے ... میٹرک وغیرہ میں ناجائز طریقوں سے امتحان پاس کرنے اور کرانے
کے حوالے سے گواہی دے لیکن اس نے میری بات مان لی اور سٹیزن پورٹل پر
اس کا نمبر دے کر اس سے رابطہ کا مطالبہ کیا جو آج تک ایسا نہیں ہوا۔
چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت پنجاب اس سے رابطہ کرتی اور یہ بھی ثابت ہوتا
کہ اگر پنجاب جیسے پاکستان کے سب سے ترقی یافتہ صوبے کا یہ حال ہے تو باقیوں کا
کیا ہو گا۔ مگر یہ لوگ سب میری شکایات کو کھا رہے ہیں اور محکمہ
تعلیم خیبر پختونخوا کو بھیج رہے ہیں اور یہ لوگ بدنیتی کی بنیاد
پر میری شکایات کو بند کر دیتے ہیں۔ شہری عبدالعزیز عظیم سے یہ اپیل
ہے کہ ان شکایات کا بغور جائزہ لیا جائے چونکہ ان مسائل
کو تمام ثبوت ... نہیں مگر ... کو شکایات نمبر ... کرنا ... میری

پورٹل پر جو شکایت ہے جو کہ ان لوگوں کا بد نیتی کی بنیاد پر میرا
CNIC نمبر پر رجسٹر نہیں ہو رہی تو میں سائل نے مجبوراً اپنے اور محمد کبیر
کے CNIC نمبر 1361-D775952-1 سے اپنے آپ کو رجسٹر کروایا اور
ہائی کورٹ میں بھی میری اپیل ہوگی کہ صوبہ خیبر پختونخوا
اور اس کے چیف سیکرٹری کو آپ کے آرٹیکل 6 کا مرتکب ٹھہرایا جائے اور ان
سے اس بابت رپورٹ طلب کی جائے جیسا کہ میں سائل اب گھر پر بھی
موجود نہیں ہوں اور گھر سے رابطہ بھی نہیں ہے جس میں اینڈرائیڈ موبائل میں
مذکورہ سٹیزن پورٹل ایپلیکیشن انسٹال ہے وہ موبائل بھی خراب
ہے اور جب ہمارے پاس انٹرنیٹ پیکج کبھی کبھار ہوتا ہے تو پورٹل پر شکایت
رجسٹر کروا دیتا ہوں اس کے لیے مجھے بازار جانا پڑتا ہے اور پیسے خرچ ہوتے ہیں
چونکہ میں سائل بوجہ معذوری کے خود اسے استعمال کرنے سے قاصر ہوں
اور انٹرنیٹ پیکج نہ ہونے کی وجہ سے بھی پورٹل کی شکایات
کے حکام تک رسائی نہیں جس کا نمبر یاد تھا 9246 اور یا (ختم دوبارہ)
جس کے سلسلے میں جب بھی میں سائل بذریعہ ٹیلیفون کال دریافت کرتا
تو مجھے کوئی سے یہ سن کر مایوسی ہوتی کہ تاحال اس نے کسی نے ازالہ نہیں
کیا۔

(55) میں سائل جو کہ نہیں ٹیکنیکل شخص اس کی وجہ سے موبائل سے شکایات پر ہونے
والی کارروائی تک رسائی نہ رکھتا تھا لیکن جیسا کہ وزیر اعظم اور
ان کی ٹیم کا یہ دعویٰ کہ اکتالیس (41) روز کے اندر اندر شکایات
حل ہو جاتی ہیں لیکن میری شکایات ایک سال (1 Year) سے اوپر عرصہ
میں بھی حل نہ ہوئیں کیونکہ کوئی ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنا
نہیں چاہتا۔

(56) یہ کہ میں سائل نے اپنی مذکورہ بالا شکایت بھی طاقی عرصہ تک
حل نہ ہونے کی صورت میں براہ راست وزیر اعظم آفس سے رابطہ کیا
تو پہلے تو کہا گیا کہ دو دن بعد رابطہ کریں 1717 نمبر APP ایپ

اپڈیٹ (Update) ہو رہی ہے
میں نے بتایا کہ کیونکہ میں وہیں کئی شکایات کے سلسلے میں جون 2019ء
میں لاہور جا رہا ہوں تو سائل شکایت کا پیچھا بھی کروں گا اور ان کی
ہدایت کے مطابق کچھ دن بعد جبکہ میں لاہور جا چکا تھا دوبارہ کال کیا
تو شاید میرے مخالفین کا پروپیگنڈا وہاں بھی کام دکھا گیا تھا چنانچہ
مجھے نفرت و حقارت کا سامنا کرنا پڑا اور یہ کہا گیا کہ ہم جواب دینے میں
آپ اپنے کو دیکھ کر بھیجیں گے۔ اگر جواب نہیں ملا تو آپ نے شاید غلط
ایپ ڈاؤن لوڈ کی ہوگی۔ آپ فلاں نشان والی ایپ ڈاؤن لوڈ کر لیں۔
جو کہ میرے گھر سے دوبارہ منتقل کیا تو وہی ایپ بھی ہو گئی تھی۔
اور وزیر اعظم آفس کا نمبر غالباً 051-9206111 ہے اور
انہوں نے کہا کہ یہ شکایات سیل کا نمبر نہیں ہے جو کہ پہلے اسے شکایات سیل
کا نمبر ہی بتا رہا تھا

57- یہ کہ من سائل نے اپنے طور پر کوشش کی کہ چیف سیکرٹری آفس جا کر
بتایا جائے کہ من سائل کی شکایت پر عمل درآمد شروع نہ کروایا گیا
کو کیوں طلب نہ کیا گیا تو من سائل کو چیف سیکرٹری آفس میں
داخل ہی نہ ہونے دیا گیا۔ حالانکہ جو سیکشن افسر کو
کراس (Cross) کر کے اس مافیا کے نابینا افراد اس
اعلیٰ حکام تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں تو ان کے لیے کوئی رکاوٹ
نہیں ہے لیکن من سائل براہ راست چیف سیکرٹری سے ملنے کی بجائے
شکایات سیل تک رسائی چاہتا تھا جو کہ کبھی نہ ہو سکی کہ یہ بہانہ بنایا گیا
کہ آپ کے پاس اصل شناختی کارڈ نہیں ہے جس کی کاپی
موجود ہے جبکہ اہلکار نے مجھے اصل شناختی کارڈ بنا لیا تھا اور
اب اسی کام کے لیے میں دوبارہ گھر بھی نہیں جا سکتا تھا نیز انہوں
نے کسی کی سفارش بھی نہیں مانی۔
چنانچہ من سائل نے دوبارہ وزیر اعظم آفس جا کر رسیدی کے لیے

فون کیا اور اُن سے گزارش کی کہ کم از کم چیف سیکرٹری آفس کو ہدایت
کی جائے کہ میری بات توجہ سے سن لی جائے لیکن اُنہوں نے صاف کہہ دیا
کہ (ہمارے پاس اُن کا نمبر ہی نہیں ہوتا) شکریہ۔ اور جلدی سے فون
بند کر دیا۔ نیز میرا اپنا موبائل فون خراب تھا کہ آخری چند دنوں کو چھوڑ رہا تھا۔

58۔ یہ کہ مِن سائل پریس کلب لاہور پہنچا اور وہاں احتجاج کیا۔ انہوں
نے کہا کہ اِس وقت احتجاج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں صحافی حضرات شام
کو آئیں گے۔ آپ شام کو احتجاج کر لیجیے گا۔ صحافی حضرات شام کو آئیں گے
چنانچہ مِن سائل نے اُن سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کا پتہ معلوم کیا ابھی رکشے میں
مجھے بٹھا دیا جس جو پہلے رکشہ ڈرائیور مجھے پریس کلب ڈراپ (Drop) کر کے
شاید چلا گیا تھا لیکن یہ میرا خیال تھا وہ دیر تک کھڑا مِن سائل کی حالت زار
اور شدید احتجاج کا منظر دیکھتا رہا جو کہ مِن سائل اِن لوگوں کی وجہ سے
دل اور ~~بلڈ پریشر~~ بیٹھ کا مریض بن چکا ہوں اور ایبٹ آباد کے
معروف ڈاکٹر ... ڈاکٹر اعظم کی نگرانی میں ہوں اور وغیرہ بھی میں اپنی
دو دوستوں کے ساتھ کا پتہ لگا رہا تھا جو مِن بالا کو ارسال کرتا رہا لیکن
پولیس نے دفعہ 107 کے سوا ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی بہر حال
مِن سائل کے خود اعتمادی ختم ہو جانے کی وجہ سے نیز ان لوگوں کی وجہ سے
مِن سائل کے دانت ٹوٹ جانے کی وجہ سے خوراک درست طریقے سے نہ
چبائے جانے کی وجہ سے معدہ میں درست طریقے سے نہیں جاتی اور ہضم نہیں ہوتی۔
نیز ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈے پھل جن کا استعمال سے ڈاکٹر نے منع کیا تھا کے
استعمال سے گلا خراب اور اس میں چکناہٹ جمع ہو گئی اور جو ابھی تک جاری ہے
ایسی حالت میں شدید اونچی آواز میں احتجاج سے میرا حال اور بگڑ گیا اور گلا بیٹھ گیا۔

59۔ یہ کہ جیسا کہ مندرجہ بالا تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ چیف سیکرٹری آفس
تک کی اطلاع حکومت کو پہلے سے ہو گئی تھی جس میں جان بوجھ کر
رکاوٹ کھڑی کی گئی حالانکہ یہی برسرِ اقتدار جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن)
وغیرہ کے خلاف سیاست کرتی رہی ہے کہ یہ نابینا افراد کو ... نہ دیا گیا اور

اور پارلیمنٹ میں داخلہ کی اجازت کیوں نہیں دیتے کیا یہ ہماری ہتک نہیں ہے؟
پھر جال وزیر اعلیٰ ہاؤس جانا چونکہ میرا اچانک تھا جو کہ چیف سیکرٹری
سے میرا دفتر ملا ہے لیکن چونکہ اچانک جانے کی وجہ سے مجھے روکنے کی ہنگامی
منصوبہ بندی نہیں کی جاسکی تھی لہذا سکیورٹی عملہ نے بلا روک ٹوک مجھے اندر
جانے دیا اور میں شکایات سیل تک پہنچ گیا۔ یہ غالباً 26-06-2019ء کا واقعہ ہے۔
مجھے اعلیٰ افسران تک رسائی دینے کی غرض سے کافی دیر دفتر میں بٹھایا گیا چونکہ
نابینا کے ساتھ ہر کوئی ہمدردی سے پیش آتا ہے اور جنہیں میرا اور میرے مخالفین
کے تنازعہ کا علم نہ ہو وہ تو مذکورہ ادارے اچھا سلوک کرتے ہیں لیکن جب
انہیں میرے خلاف منفی پروپیگنڈا کا علم ہو جاتا ہے تو وہ انہی لوگوں کے دست و بازو
بن جاتے ہیں اور نابینا ہونے کی وجہ سے بھی جو میری بات سن جائے یا جس سے میرا رابطہ ہو سکا
مخالفین کی یہ کوشش تھی کہ کوئی بھی مجھ سے ہمدردی نہ کرے اور میرے عذرِ نابینائی
کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے بھی مخالفین نے پیشگی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔
60۔ یہ کہ من سائل پر بیجا طور پر ظالم بالا تک رسائی کا الزام لگایا جاتا ہے
لوگ جو سرچ کرتے عبدالجلیل (افغانی) ریٹائرڈ کیپٹن سرجو ان
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دا بلائنڈ ایبٹ آباد جیسے لوگوں کو
نظر انداز کر دیا جاتا ہے جنہوں نے سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق
سے مل کر اور ان کی ہمدردی حاصل کر کے غالباً اپنی افغان شناخت
کو چھپاتے ہوئے فوجی آمر سربراہ سے اپنی بھرتی کا رقعہ لکھوا کر
اسے جین کا شیٹ ارشد جو محض ایک فارمیلٹی (کارروائی) تھی
اور ابراہیم صاحب 1982ء تا 2010ء افغان باشندہ ہونے کے باوجود
60 سال کی بجائے کم از کم 70 سال کی عمر میں ریٹائر ہو کر گئے۔
من سائل نے ان سے گزارش کی مجھ میں رسائی تو آپ خود کر سکتے
ہیں جو سننے کے بعد چیف سیکرٹری پنجاب لاہور کو بار ان کے
شکایات سیل کو ہدایت جاری فرما دیں کہ وہ میری بات سن لیں
جنہوں نے تھوڑی سی مختصر وقت کے بعد کچھ ہی وقت میں چیف سیکرٹری